رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

چه گویم با تو گر آئی چه در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ؎ (۲) خواص و معاونین سے عـــہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ؎ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عــہ
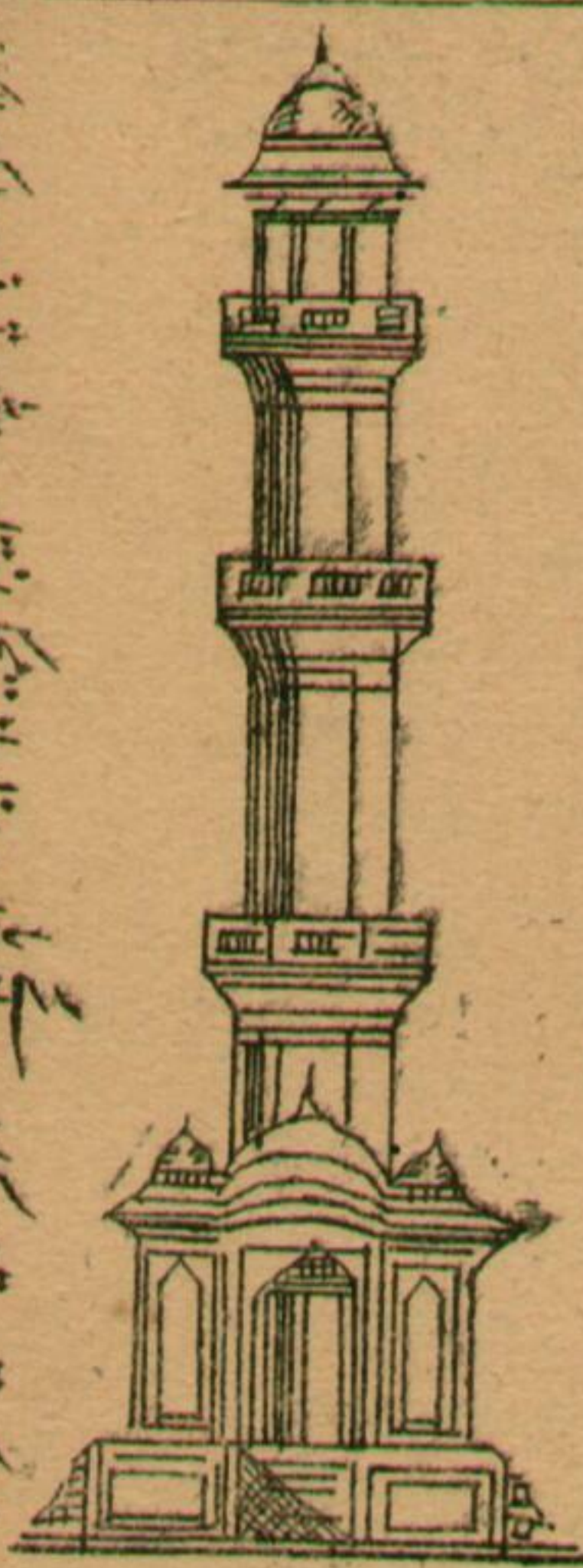
فہرست مضامین

(۱) تازہ الہامات ورؤیا - دارالامان کا ہفتہ
" الحکم کے پچھلے فایل صـ اول
(۲) درود شریف پڑھنے کی کیوں ضرورت ہے صـ ۲
(۳) نقشہ اوقات سحری و افطار رمضان المبارک صـ ۳
(۴) لیکچر لودہانہ صـ ۴ تا ۵
(۵) اخبار وطن اور اشاعت کفر صـ ۶
(۶) کیا عورتیں کم عقل رہیں؟ صـ ۷
(۷) امرتسری شنکر کو دعوت صـ ۸ تا ۹
(۸) گورالی ضلع گجرات میں احمدیوں کے ایک عظیم الشان جلسہ کی رپورٹ - صـ ۱۰ تا ۱۱
(۹) وصیت - خریداران الحکم توجہ کریں نکاح کی ضرورت صـ ۱۱
(۱۰) اشتہارات صـ ۱۲ تا ۱۴

نمبر ۳۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷- اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۲۴ھ | جلد (۱۰)

تازہ الہامات ورؤیا

(۱۵)- اکتوبر ۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا کہ میں کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔

عِلمُ الدّرمان ۲۲۳

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے - اس کے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے

(۱۶) اکتوبر ۱۹۰۶ء - میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے یہ متعین نہ ہوا کہ کس کی موت آئی ہے - تب اس کشفی حالت میں ہی میں نے دعا کی -

الہام ہوا

انّ المنایا لاتطیش سہامہا

یعنے موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے - تب میں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دعا کی کہ اے خدا تو ہر چیز پر قادر ہے -

تب الہام ہوا

انّ المنایا قد تطیش سہامہا

اس کے بعد یہ بھی الہام تھا -

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"

میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے -

واللّٰہ اعلم بالصّواب

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت الحمد للہ بہر حال اچھی ہے -

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں لکھا جا چکا ہے حقیقۃ الوحی ختم ہو گئی -

اس کی قیمت ... ایک روپیہ نہیں بلکہ سوا روپیہ محصول ڈاک کے علاوہ مقرر ہوئی ہے - یہ ایک مفید اور جامع کتاب ہے - اور ہر ایک احمدی کے پاس اسکا ہونا ضروریات سے ہے -

(۲) مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی دارالامان تشریف لے آئے ہیں اور خدمت دین میں مصروف ہیں -

(۳) مسجد مبارک کی توسیع کی ضرورت حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام نے محسوس کی ہے اور سعی فرما رہے ہیں کہ جس طرح ممکن ہو مسجد بڑھ جاوے -

اللہ تعالےٰ آپ کے ارادوں کو پورا کرنے والا ہے -

الحکم کے پچھلے فایل

الحکم کے پچھلے فایل جو نایاب اور نادر مضامین سے لبریز ہیں اسوقت دفتر الحکم سے مل سکتے ہیں چونکہ بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں اور سردست انکا دوبارہ چھپنا مشکل ہے اسلئے جو صاحب چاہیں منگوالیں - پھر یہ فایل سینکڑوں روپیہ کو صرف سے بھی نہیں ملیں گے -

سال	قیمت
۱۸۹۷ء	عـــہ
۱۸۹۸ء	؎
۱۸۹۹ء	؎
۱۹۰۰ء	معہ
۱۹۰۱ء	عـہ
۱۹۰۲ء	عـہ
۱۹۰۳ء	عـہ
۱۹۰۴ء	عـہ
۱۹۰۵ء	عـہ

کُل فایل یکدم خریدنے والے کو ۵۰ پر دئے جاویں گے -

ایڈیٹر الحکم قادیان

گورالی (ضلع گجرات) میں

احمدیوں کے ایک عظیم الشان جلسے کی رپورٹ

اس جلسے کی تیاری اعلے پیمانے پر کیگئی تھی تقریباً روپے کے دعوتی کارڈ مختلف دیہات ضلع گجرات میں اشتہار کئے گئے تھے۔ ۲۹ ستمبر شام سے مہمان آنے شروع ہوگئے مہمان کیا خود ہی مہمان خود ہی میزبان تھے۔ تقریباً ستر گاؤں کے تین سو کے قریب احمدی بھائی تھے جن کا اسوقت جبکہ کاشتکاری کے کام کی کثرت اور فصلی نگہداشت کی ضرورت تھی۔ تشریف لانا ان کے ایمانی جوش کا ایک بیّن ثبوت تھا۔ جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کو بہت کم آدمی مانتے ہیں۔ وہ اگر گورالی میں دیکھتے کہ ایک مامور من اللہ کی قوت قدسیہ نے ان لوگوں کو کیا سے کیا بنا دیا۔ وہ نمازوں میں خشوع و خضوع اور بغیر کسی تصنع و بناوٹ کے خشیۃ اللہ سے رونا۔ اول وقت نمازوں کا ادا کرنا۔ اور دو بجے سے تہجد کے لئے سب کا اٹھ کھڑے ہونا خاص طور سے نظرانداز تھا۔ صبح سے کچھ ہی کھانا کھلانا غذا سے متمتع ہونے کے لئے جسمانی غذا سے بہرہ ور ہوتے رہے جس کے تمام اخراجات کا بار صرف ایک اکیلی جان ملک مولا بخش صاحب مخلص احمدی پر تھا بار تو میں نے غلطی سے لکھدیا کیونکہ مجھے ذاتی طور سے علم ہے کہ اس رونق سے ایک روحانی لذت حاصل کر رہے تھے۔ فخر و ریا آپکے پاس تک پھٹکنے نہیں پایا۔ قومی جوش اور ایمانی جوش کا یہ حال تھا کہ مخالفین کی ذرہ بھر امداد کو بھی گوارہ نہیں کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

• جو ناشناس پوچھیں کہ حضرت خلیفۃ اللہ مہدی موعود نے آکر کیا بنایا تو میں انہیں یہی جواب دونگا کہ مجھ جیسے سیہ کار و نکمو ملک مولا بخش بنا دیا کیا یہ معجزہ کم ہے۔ میرے دوست ہوا پر اڑنا پانی پر چلنا آسان ہے کیونکہ یہ تو ایک مکھی اور کتا بھی کر سکتا ہے۔ بہرے کو قوت سامعہ دینا۔ یا اندھے کو سوجاکھا بنا لینا بھی آسان یہ ایک معمولی ڈاکٹر کا کام ہے مگر روحانی آنکھوں کا درست کرنا اور روحانی مردے کو زندہ کرنا ایک ایسا مشکل کام ہے کہ سوائے مامور من اللہ کے اور کسی کو بجز توفیق الٰہی نہیں ہوسکتا۔ گورالی سے مغربی طرف ایک باغ میں گلشن احمدیہ کے نونہال دیکھ دیکھکر دل باغ باغ ہوا جاتا تھا۔ اگر ان پہلوؤں میں کوئی کا شاہن لعلوہیں کوئی خوف یارہ ان متقیوں میں کوئی خطا کار غفلت شعار ہے تو بس

ایک ہی تھا۔ میرے دوستو تم خود ہی سمجھ جاؤ وہ کون تھا؟ سراپا نقص اکمل۔ بڑے بڑے واعظین اور فخر قوم علماء شامل جلسہ تھے۔ جنمیں مولانا ابو یوسف مبارک علی صاحب سیالکوٹی۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی۔ حافظ محمد حسین ڈنگوی۔ مولوی ابراہیم۔ مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں۔ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ بجے کے قریب شیخ مہرالدین صاحب خانساماں لالہ موسیٰ نے پہلے وعظ سے ناظرین کو مسرور کیا۔ آپکی تقریر نہایت ٹھیٹھ پنجابی میں تھی جس کا مضمون لم تقولون ما لا تفعلون تھا۔ آپ نے بیان کیا کہ جب تم آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق صحابہ کرام کی جماعت ہو تو چاہئے اعمال بھی ویسے ہی دکھاؤ اور اسی جوش و خروش سے دینی خدمات میں لگ جاؤ۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ بنو۔ اس زمانہ کے فسادات پر نظر کرنے سے خود ایک مصلح کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ مخالفین کی مخالفت کی کچھ پروا نہیں۔ وہ ہمیں جاہل کہتے ہیں۔ ایساہی یہودیوں نے عبداللہ بن سلام کو پہلے بڑا عالم تسلیم کر لیا مگر جب معلوم ہوا کہ مسلمان ہوچکا ہے تو اسے جاہل بتلایا۔ اس کے بعد مولوی ابراہیم نے تقریر شروع کی۔ ایمان تین قسم ہے۔ زبانی اقرار منافقین کا ایمان۔ خاشعین کا ایمان۔ صحابہ کرام کی ابتدائی حالت۔ قالت الاعراب آمنا۔ الآیۃ والی تھی مگر اخیر میں مومنوں کا خطاب پایا قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون۔ بحث میں اصول کی پابندی ضروری ہے اور جبتک طالب حق نہ ہو کسی سے مناظرہ کرنا لغو ہے۔ آپنے ایک دو صرف و نحو کے مسئلے بھی بیان کئے جن سے ثبوت عصمت ملتا ہے۔ بعدازاں حافظ محمد حسین صاحب ڈنگوی نے انگریزی حکومت پر فصاحت سے تقریر شروع کی اور اس زمانہ کو نوشیروانی زمانہ بلکہ اس سے بڑھکر ثابت کیا۔ مولوی عبداللہ مرحوم کی انواع (کتاب فقہ) کا قصہ بیان کیا کہ اورنگ زیب کے عہد میں جو ایک اسلامی حکومت تھی اسکی اشاعت روک دی گئی مگر اس عہد میں شائع ہوئی علاوہ ازیں ہر مذہب کو آزادی حاصل ہے پھر اسی فوائد میں سے ایک اس انجمن احمدیہ کا انعقاد ہے۔ جو الاعراب (دیہاتی آدمی) اشد کفرا و نفاقا و اجدر ان لا یعلموا حدود ما انزل اللہ کی ضرورت کے لحاظ سے بہت ضروری تھی اس کے بعد آدھ گھنٹے کے وقفہ سے مولانا مبارک علی صاحب نے خطبہ جمعہ شروع کیا جسکا مضمون تقویٰ تھا۔ آپنے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ کا وعید سنا کر مبارکباد دی کہ تم امام الزمان کو تسلیم کر چکے ہو اور اس ماننے کا ثمرہ اخوت کی روح بتایا جسکا ثبوت یہی قومی اجتماع تھا۔ مامور من اللہ کے آنے سے یہی فائدہ ہوتا ہے کہ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم۔ فاصبحتم بنعمتہ اخوانا

اسبحتم میں نکتہ بیان فرمایا کہ تم تاریکی میں تھے مگر صبح اخوت چمک اٹھی۔ اور یہی اس امام کی صداقت کا نشان ہے پھر الناس بالالباس کیطرف توجہ دلاتے ہوئے بتلایا کہ اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے لباس التقویٰ کی ضرورت ہے۔ پھر تقویٰ کی تعریف لیس البران تولوا وجوھکم الآیۃ پڑھکر سنائی اور اسکی تفسیر کی۔ اور متنبہ کیا کہ دیکھو شیطان اس لباس کے اتار لینے کے درپے ہے ہوشیار رہو کہیں وہ تمہیں اس سے ننگا نہ کر دے۔ اسی ضمن میں وفات مسیح کا ذکر کیا اور خلفاء محمدیہ کے تا قیامت ہوتے رہنے کی دلیل دی اور شرم دلائی کہ جب موسیٰ علیہ السلام کی توریت (جسکی حفاظت کا وعدہ نہیں تھا) کی تعلیم کے لئے خلفاء تھے تو قرآن مجید کے لئے کیوں نہ ہوں جس کے لئے انا لہ لحافظون بھی فرمایا۔ بعداز نماز جمعہ بنا ز مسند اکمل کو ملک صاحب نے اغراض جلسہ کے لئے پیش کیا۔ میرا گلا ریزش و زکام کے باعث بالکل بیٹھ گیا تھا۔ چنانچہ دو چار آدمیوں تک بھی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی مگر جب خداتعالیٰ اپنے بندے سے کوئی خدمت لینی چاہے تو خود ہی توفیق بھی دیدیتا ہے تین سو آدمی سے زیادہ اس بات کا گواہ ہے کہ جب میں نے اپنے حسب حال آیت یضیق صدری ولا ینطلق لسانی پڑھی تو بہت کم لوگوں نے سنی مگر رب اشرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی الآیۃ پڑھنے کے بعد آواز تقریباً بالکل درست ہوگئی جو خداتعالیٰ کی ہستی اور میرے امام الزمان کی صداقت کا ایک نشان ہے لطف یہ کہ بعد از تقریر پھر آواز اسیطرح بیٹھ گئی۔ تقریر اس تمہید سے شروع کی گئی کہ انسان جب سادہ اور قدرتی غذا کھاتا تھا تو اس کے جسمانی قویٰ مضبوط اور عمر لمبی تھی مگر جب نمک مرچ کے پرتکلف چسکے پڑے تو عمر گھٹتے گھٹتے چالیس برس رہگئی۔ ایساہی روحانی غذا کو بھی قلبی امراض نے اسرائیلی روایات کا محتاج بنا دیا۔ چنانچہ عوام الناس محض قرآن اور قرآنی استدلال و مضامین سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے جب تک دو چار قصے نہ ہوں۔ مگر شکر ہے کہ ہماری جماعت اس کوئلے کھانے کے مرض سے صحت یاب ہوچکی ہے اور سادہ و قدرتی غذا سے لذت حاصل کرتی ہے۔ اس کے بعد بیان کیا کہ دنیا میں آنیکی ضرور کوئی غرض کوئی مقصد ہے پس اسے پورا کرنے اور فطرتی قویٰ کو کمال تک پہنچانے کے لئے جو ہدایت نامہ دیا گیا ہے اسکا

نام مذہب ہے۔ مذہب دنیا و ما فیہا سے متمتع ہونیکا طرز عمل بتاتا ہے۔ اور دنیا پرستی سے روکتا ہے۔ دنیا کیا ہے۔ لعب و لہو، زینت و تفاخر تکاثر فی الاموال والاولاد۔ سونے چاندی کے ڈھیر عمدہ عمدہ گھوڑے مویشی۔ کھیتی مگر جب تک یہ سب کچھ دین کے لئے نہ ہو۔ اسی دنیا کو پانی سے تشبیہ دیگئی۔ اور پھر نیسے اٹھارہ تشبیہیں معلوم ہوتی ہیں جو بیان کیگئی ہیں ازانجملہ ایک یہ کہ جیسے پانی سے نشیب و فراز یکساں ہو جاتا ہے ایساہی دولت سے عیوب ڈھکے جاتے ہیں۔ پانی اکثر مغرب کیطرف بہتا ہے دولت مغرب کیطرف جاری ہے پانی سے نجاست دور۔ اسی طرح مال کے صدقے سے گناہ کی نجاست دور۔ غرض جسوقت دنیا پرستی بڑھے تو خداتعالیٰ ایک مامور بھیجتا ہے۔ جس کے صدق و کذب کے امتحان کے لئے **سات اصول** بیان کئے گئے۔ یہ اصول ایسے ہیں کہ جب تک انہیں تسلیم نہ کیا جائے کبھی کسی مامور کو نہیں مان سکتے اگر یہ اصول یاد ہوں تو کبھی کوئی اعتراض قلب میں خلجان نہیں کرتا ہر ایک اصل کو قرآن مجید سے بیان کیا اور پھر ہر ایک کی اگلے انبیاء بالخصوص نبی کریم صلعم کے حالات سے مثالیں دی گئیں۔ چونکہ یہ مضمون حاضرین کو بہت پسند ہوا اور سب نے استدعا کی کہ سب کچھ قلمبند کرکے چھپوا دیا جاوے اس لئے میں اسے عنقریب علیحدہ مضمون کی صورت میں پیش کر دونگا۔ اس کے بعد کامیاب زندگی حاصل کرنے کے طریقے بیان کرتے تھے چونکہ "مفلحون" اور کامیاب زندگی والوں کے ایک ہی معنے ہیں اور غرض جلسہ بھی یہی تھی۔ اس لئے قرآن مجید کی تمام آیات جنمیں مفلحون کا ذکر ہے۔ پڑھی گئیں اور سمجھا گیا کہ بس اگر ہم مفلحون ہونا چاہتے ہیں تو چاہئے کہ یہ اوصاف اپنے آپ میں پیدا کریں مقیم الصلوٰۃ ہونا جسمیں چار باتوں کا لحاظ ضروری ہے (۱) وقت کی نگہداشت (۲) وسوسوں پر غالب آنا (۳) یہ دیکھنا کہ نماز کا نتیجہ (تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر) ہم پر مرتب ہو رہا ہے یا نہیں (۴) لذت نہ آئے تو روحانی بیماری کا دور کرائیں۔ دوم چندہ دینا (زکوٰۃ) ما تنفقوا من خیر یوف الیکم پر ایمان ہو تو بیدریغ مالی امداد کریں۔ چنانچہ جب نہر پر مربع ملنے کا وعدہ ہوا تو زمینداروں نے اپنے زیور اور کوٹھے فروخت کر دیئے۔ بخل سے بچو کہ من یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون پھر ذوی القربیٰ۔ مساکین۔ ابن السبیل کا حق پہنچانا بھی مفلحون کے اوصاف میں داخل ہے

اس کے ساتھ ہی آیت و ما آتیتم من ربا کی تفسیر میں عرفی بھاجیوں اور تمنبولوں کی مخالفت کی۔ میں نے شادی و موت کے موقع پر جو بدعتیں کیجاتی ہیں ان کے اسباب پر غور کی تو یہی معلوم ہوا کہ کچھ تو جھوٹی ناموری کا خیال ہے اور زیادہ تر "تمنبول" ان سب کی جڑھ ہے جب کسی کو میں منع کرتا ہوں کہ یہ خلاف سنت بھاجیاں اور لغو حرکات کیوں ہو رہی ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم نے اپنے روپے تمنبول وصول کرنا ہے وہ کسی طرح کر لینے دیجئے۔ اور سب بدعات اسی برادری کی خوشنودی مزاج کے لئے ہوتی ہیں جس سے تمنبول لینا ہوتا ہے۔ پس ضرور ہے کہ اس طریق ہی کو خیرباد کہدیں روپیہ نہ ہوگا تو بدعات بھی نہ ہونگی۔ ہاں ضرورت شرعی کے لئے اپنے بھائی کو قرض حسنہ دینا ایک علیحدہ بات ہے مگر یہ ہرگز نہ ہو کہ آج دس روپیہ دیکر کل پندرہ روپیہ کے امیدوار ہیں۔ یہ تو ایک قسم ربا ہے۔ اس کے بعد وہ آیت پڑھی جسمیں مفلحون کی صفت اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کا سننا اور پھر اس پر عمل کرنا۔ مامور پر ایمان لانا۔ اور اسکی حمایت اور ہر طرح نصرت کرنا بیان کیگئی ہے۔ یہاں نہایت دردِ دلی کے ساتھ حنفیوں کی ہر ایک اصولی غلطی کا ذکر کیا گیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کا نام رکھا ہے اور عمل بالارکان کو شامل نہ کیا جس سے یہ فسق و فجور پھیلا ورنہ بے نماز جو ہر گاؤں میں فیصدی نوے بلکہ بچانوے موجود ہیں۔ اپنے تئیں برابر کامل مسلمان خیال کر رہے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صرف زبان سے پڑھ لینا موجب نجات سمجھ لیا گیا حالانکہ اس کے معنے تھے خدا کی خدائی محمد کی بادشاہی یعنی ہم آج سے خدا کے احکام پر چلیں گے اور محمدی شریعت کا جوا اپنے کندھوں پر رکھ لیں گے یعنی اس کے بعد دنیادی رسوم شادی موت۔ ولادت میں ہماری اپنی خواہشات کا دخل نہ ہوگا بلکہ جیسا کہ خدا نے اپنے رسول کی معرفت حکم دیا ویسا ہی کریں گے مگر زبانی کلمہ پڑھنا اور اعمال میں کفار سے مشابہت پیدائش ابن پر کالا مہر۔ فکر۔ چاول۔ مرنے پر سیاپا۔ چھ ماہی۔ برسی۔ شادی پر تماشے اور دیگر بدعات یہ کونسی مسلمانی ہے۔ دیکھو مشرکین کی نسبت فرمایا گیا ان اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین اگر نماز پڑھیں اور چندہ دیں تو تمہارے بھائی۔ جب ان لوگوں کا یہ حال ہے تو پھر

رشتے ناطے کیسے ہوں۔ اور مفلحون کی ایک صفت یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف سے کوئی رشتہ نہیں رکھتے خواہ ان کے بھائی بیٹے اور قبیلے کے لوگ ہوں خدا کے رسول (امام الوقت) کی مخالفت اور اسکی دشمنی تم دیکھتے ہو پس خدا سے ہے کہ احمدیوں کے رشتے احمدیوں میں ہوں۔ پھر مفلحون کی یہ صفت بیان کیگئی کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون یعنی چاہیے کہ تم میں ایک انجمن ہو جو دین حق کیطرف بلائے وعظ و نصائح کرے۔ چنانچہ یہ انجمن قایم ہوئی کہ جس کے مقاصد الٰہی آیات کے ماتحت یہ ہیں (۱) آپسمیں اتحاد و محبت و باہمی تعارف (۲) وعظ و نصائح (۳) مخالفین پر اتمام حجت (۴) رشتہ داریاں آپسمیں (۵) بہتری کی تجاویز۔ (۶) چندہ باقاعدہ دیں۔ مخالفین کے لئے عملی نمونہ بننا اور جمعہ اکٹھا پڑھنا۔ اخیر میں عرض کیا گیا کہ خدا نے تمہیں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنایا مگر خدا سے کسی قوم کا رشتہ نہیں وہ تقویٰ و طہارت کو دیکھتا ہے۔ ایک قوم کو فضلتکم علی العٰلمین فرمایا پھر وہ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کی مصداق ہوئی۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی ایسے ہو جائیں پس جہاں تک ہو سکے اسلام کے عملی نمونے بنیں اور لوگوں کو دکھائیں کہ مومن ایسے ہوتے ہیں۔ تقریر بہت لمبی تھی سوا دو گھنٹے میں جسقدر ہو سکا بیان کیا۔ میں اپنے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تحسین کے کلمات سے ناچیز کی عزت بڑھائی۔ نیاز مند میں کوئی طاقت نہیں۔ یہ سب فضل الٰہی ہے۔ رات کو حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کا عام وعظ تھا۔ جس سے ہمارا مقصود گاؤں کو تبلیغ کرنا ہی تھا آپ نے پہلے تو جماعت بجماعت کو جماعت کے چھوڑنے کیطرف توجہ دلائی خصوصاً ان بھائیوں کو خطاب کیا جو حنفی سے احمدی ہوئے ہیں پھر دجال اور خر دجال کی کیفیت اصلیہ بیان کی اور امام مہدی کے بعض نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت اور سب کے مسلمان ہو جانیکی تردید کی۔ پھر حضرت صاحب کی قرآنی خدمات کا تذکرہ کیا کہ یہ علم کے مدعی اب تک وجدک ضالاً کے معنے یہی محمد گمراہ پایا کرتے آتے تھے اور مطلق نہ شرماتے پس یہ قرآن مجید کیا سمجھیں گے حافظ محمد حسین صاحب نے بھی ایک مختصر تقریر صداقت امام علیہ السلام پر کی۔ اور جلسہ کی کاروائی مولوی فضل الدین صاحب کے وعظ اور حافظ غلام محمد صاحب کے خوش الحان کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے پر ختم ہوئے آئندہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ موہنگ رسول میں تاریخ

۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ء قرار پایا۔ خدا تعالیٰ ہماری سعی مشکور کرے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان

محمد ظہور الدین۔ اکمل گولیکی ضلع گجرات

(۱) وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ بشارت احمد ولد بشیر محمد قوم شیخ ساکن امرتسر محلہ کٹڑہ منڈی کٹڑہ مہان سنگھ حال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ پنڈی گھیپ ضلع اٹک ہوں ن بین بقائمی حواس و ثبات عقل بلا اکراہ و اجبار غیری یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری تمام ترکہ منقولہ و غیر منقولہ کا جو اس وقت موجود ہو دسواں حصہ برائے اشاعت اسلام و تبلیغ احکام قرآن و سنت مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ وقف ہوگا۔ اور اس میں میرے پس ماندگان اور ورثا کا کوئی حصہ یا دخل نہیں ہوگا۔ اور ترکہ انجمن احمدیہ قادیان کی تحویل میں رہے گا۔ جو حسب موقعہ برائے اعلاء کلمۃ الاسلام خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

اللّٰھم ایّد الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل

تحریر ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۶ ذیقعد ۱۳۲۳ھ ہجری المقدس

گواہ شد

ملک محمد امیر خان رئیس

العبد

بشارت احمد ولد بشیر احمد بقلم خود

گواہ شد

سردار نواب خان رئیس

خریداران الحکم توجہ کریں

سال رواں کا آخیر ہے۔ جن خریداران کے ذمہ الحکم کا بقایا ہے۔ وہ ارسال کر کے مشکور کریں اور اپنا حساب بیباق کریں مطبع کی طرف سے جن کے ذمہ بقایا ہے۔ وی پی جاری ہو رہے ہیں۔ وصول کر کے علاوہ حساب بیباق کرنیکے کارخانہ کو شکریہ کا موقع دیں۔ ہم ان احباب کا شکریہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے وی پی مطبع کے وصول کئے ہیں۔ منیجر

ضرورت دعا

(۱) خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ چونکہ اس سے قبل عاجز کے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے خاکسار بذریعہ الحکم برادران سلسلہ حقہ سے دعا کے لئے عرض کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو اپنے فضل و کرم سے زندگی عطا فرماوے۔ نیز اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم بناوے۔

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سگنیلر انچارج ٹھٹھ شدہ

(۲) میاں عبد المجید طالب علم شاہدرہ لکھتا ہے۔ کہ مجھے ایک سخت مشکل در پیش ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو حل کر دے۔

نکاح کی ضرورت ہے

(۱) میاں اکبر علی صاحب احمدی تاجر کتب ہوشیارپور اپنی جماعت میں نکاح کرنے کے خواہشمند ہیں۔ خط و کتابت مندرجہ بالا پتہ پر ہو۔

(۲) میاں محمد عبد المجید ولد مولوی خدا یار صاحب مرحوم ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور لکھتا ہے کہ میری برادری کے کل لوگ بوجہ احمدی ہو جانے کے سخت مخالف ہیں۔ میں اپنی جماعت میں خواہ کسی قوم شریف سے ہو۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ میری عمر بائیس ۲۲ سال ہے اور کچھ اراضی کا مالک ہوں۔ نیز یہاں امام مسجد بھی ہوں۔ خط و کتابت متعلق نکاح مندرجہ بالا پتہ سے ہو۔

جنازہ غائب پڑھا جاوے

(۱) ملک کریم الٰہی صاحب بھیرہ تحریر کرتے ہیں کہ بی بی عائشہ مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو تین بجے دن کے فوت ہو گئی ہیں مرحومہ جماعت احمدیہ میں داخل تھی۔ لہٰذا جماعت احمدیہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔

(۲)۔ شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد ناظرین الحکم سے درخواست کرتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ جو حضرت اقدس کی بیعت میں تھیں انتقال ہو گیا ہے انکا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

مفرح عنبری قیمت فی ڈبیہ پانچ روپے

جملہ ڈاکٹر صاحبان و حکمائے ہندوستان توجہ فرمائیں

وزن پانچ تولہ خوراک ۲ ماشہ محصول بذمہ خریدار

ہنر شناس کو دکھلا ہنر کہ خوب ہے زر ⁂ اگر کھلے ہے تو صراف کی نظر چڑھ کر

خدائے کریم و رحیم کی بے اندازہ فیاضی ہے کہ مجھ سا ہیچمرز ملک کے لائق اطباء کی نظر میں اس عزت سے دیکھا جائے جسکی مثال ہندوستان جیسے ملک میں ہو اگر ممکن ہو تو قریبًا محال ضرور ہے اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے ⁂ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ مفرح عنبری کو تیار کرکے جب اس بزرگ جماعت ڈاکٹران و حکمائے ہند کو توجہ دلائی گئی کہ یہ ایک بے نظیر و لاجواب دوائی آپ کے ملک میں طیار ہوئی ہے جس کا مقابلہ یورپ کی کوئی پیٹنٹ دوائی بھی جو تا حال اس غرض سے اس ملک میں آچکی ہیں نہیں کر سکتیں اور نہیں کر سکتیں۔ تو اول اول جیسا کہ قاعدہ ہے میری غرض کچھ زیادہ توجہ نہ کی گئی۔ لیکن رفتہ رفتہ جب ملک میں چاروں طرف مفرح عنبری کی شہرت ہوئی اور اسکے استعمال کرنے والے خود مجسم اشتہار بنکر اسکے موجد کی افزائی کیلئے کمربستہ ہوگئے۔ پبلک جلسوں میں لکچروں کے ذریعہ اس کا چرچا ہونے لگا۔ تو الحمد للہ کہ اس بزرگ جماعت نے بھی توجہ مبذول فرمائی رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہندوستان بھر میں جو شہرت کا دقیقہ باقی رہ گیا تھا وہ اس قابل جماعت کی طفیل اللہ کے فضل سے پورا ہوگا اس بات کے کہنے کی تو میں جرأت نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہوں کہ خدا نخواستہ آپ میں سے کسی کو ایسی عمدہ دوائی بنانا آتا نہیں یا آپ جانتے نہیں جس حالت میں کہ خداوند کریم کی عنایت سے آپ ہر طرح لائق تعلیم یافتہ سند یافتہ ڈاکٹری جماعت میں داخل ہیں اور اپنے فرائض کی انجام دہی پر ممتاز ہیں۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی نہیں مان سکتا کہ آپ کو اسکی ضرورت نہ ہو۔ کیونکہ ہر ایک دانا معالج کو جس کا کام ہر وقت مریضوں کا علاج کرنا ہے۔ خواہ وہ اپنے وقت کا ارسطاطالیس۔ جالینوس بو علی سینا ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ ہر ایک عمدہ چیز کی ضرورت ہے اور ہر ایک متعصب سے پاک دل طبیب کو اس کی تلاش بھی رہتی ہے چنانچہ بزرگان ذیل کا نہایت ادب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جنہوں نے بڑی توجہ سے کام کئے اور میری عرض کو جگہ دی۔ خود فائدہ اٹھایا مجھے فائدہ ہوا اور مریضوں پر احسان کیا آئندہ کے لئے ایک اتحاد قائم ہوگیا۔ اور جو ذاتی فائدے ہیں۔ وہ علیحدہ میرے پاس کافی الفاظ نہیں کہ اس مختصر میں ان کا شکریہ ادا کر سکوں۔ البتہ مکمل رپورٹ میں انشاءاللہ مفصل ذکر خیر کروں گا یہاں صرف اسمائے گرامی ان پاک دل ہمدردوں کے شکریہ کی ساتھ عرض کرتا ہوں۔ جو یہ ہیں۔

جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب انچارج میڈیکل ڈسپنسری نرسنگہ پور
جناب ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب پالون ضلع ملین۔
جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب کھنڈرا (نیواز)
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و نیک اسلم ناگپور
جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب کمپنی ناگپور۔
جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب ایلور ضلع گوداوری۔
جناب ڈاکٹر مول چند صاحب پنشنر دھمتاری ضلع رائے پور
جناب ڈاکٹر محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر ڈسپنسری کھنڈوہ۔
جناب درگاہی بخش صاحب خاص ریاست دیوان۔
جناب ڈاکٹر سر برام صاحب ہنڈیہ ضلع الہ آباد۔
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب پورینہ بنگال۔
جناب ڈاکٹر عبد المجید خانصاحب ضلع رانچی۔
جناب ڈاکٹر ناداچرن سرکار چیریٹیبل ڈسپنسری راؤزن بنگال۔
جناب ڈاکٹر ایس امین الدین صاحب قریشی سی۔ ایم۔ این ممالک متوسط۔
جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب میں ڈسپنسری ومو سہ ممالک متوسط۔
جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایچ ایس منڈلہ ممالک متوسط۔
جناب ڈاکٹر عبد الفتاح خانصاحب ایچ۔ ایس ناگپور۔
جناب ڈاکٹر چھوجل صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ آردی ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر کریم بخش صاحب ہزاری باغ بنگال۔

جناب ڈاکٹر پنڈت ہری رام صاحب وٹرنری اسسٹنٹ ضلع ناگپور۔
جناب ڈاکٹر سید محمد ہادی صاحب امام باڑہ ڈسپنسری۔ (ہوگلی)
جناب ڈاکٹر محمد عبد القادر صاحب کٹوریہ میڈیکل ہال سلطانپور بنگال۔
جناب ڈاکٹر بہادر علی صاحب جام گاؤں ممالک متوسط۔
جناب ڈاکٹر شیخ شبراتی صاحب ریاست کھیراگڑھ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر غلام احمد صاحب ایچ۔ ایس۔ نواچی پور
جناب ڈاکٹر آغا حسین علی صاحب ہومیڈیکل ہال مانڈے۔
جناب ڈاکٹر سید احمد علی صاحب ایچ ایس سیونی مالوہ ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر محمد امام خانصاحب سینئر ہاسپٹل اسسٹنٹ جیل چاندہ
جناب ڈاکٹر اے۔ ٹی۔ یونس صاحب ایچ ایس دھنو بیو برہما۔
جناب ڈاکٹر رحمت علی صاحب احمدی کنگ افریقن رائفلز سمالی لینڈ
جناب ڈاکٹر جمن صاحب فسٹ پرگیڈ سمالی لینڈ۔
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب ریاست بستر ممالک متوسط
جناب ڈاکٹر مہیش چندر صاحب رانی ہاٹ ضلع چاٹگام۔
جناب حکیم محمود حسین خانصاحب ضلع ساگر۔
جناب حکیم سید سلطان حسین رضوی لکھنوی ریاست کوٹہ۔
جناب حکیم سید احمد علی صاحب دہلوی بنگلور۔
جناب حکیم خیر دین صاحب جویاں ریاست پٹیالہ۔
جناب حکیم محمد علی صاحب ریاست خاص بالن پور۔
جناب حکیم احمد سلطان صاحب چنڈول ضلع کستنا۔

جناب حکیم محمد صدیق حسین صاحب جیلانی نجیب آباد۔
جناب حکیم محمد عزیز الرحمٰن صاحب ضلع باریسال۔
جناب حکیم عبد اللطیف صاحب ماندگاؤں ضلع ناسک۔
جناب حکیم حافظ سید عبد الکریم صاحب ضلع دیناپور
جناب حکیم عبد الرزاق صاحب ضلع دیناجپور۔
جناب حکیم کرامت علی صاحب دھاپی ضلع پورینہ۔
جناب حکیم سید عبد الرحیم صاحب باہاری۔ مدرس۔
جناب حکیم عبد الجلیل صاحب۔ اہر پور ضلع سیتاپور۔
جناب حکیم امیر الحسن صاحب لکواڑہ ضلع پورینہ۔
جناب حکیم کرامت حسین صاحب ضلع پورینہ۔
جناب حکیم محمد سالار صاحب قاضی سرکار بو برگل۔
جناب حکیم رحیم بخش صاحب ہاٹک ٹولہ پورنیہ۔
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب جھنگاؤں ضلع پورنیہ۔
جناب حکیم عشرت علی خان صاحب عمر کھیہ ضلع باسم بنگال۔
جناب حکیم حافظ نعمت علی صاحب رنگون۔
جناب حکیم سید عبد القیوم صاحب سکندر نگر مہن سنگھ
جناب حکیم ناظم حسین صاحب مانڈے برہما۔
جناب حکیم محمد مہدی حسین صاحب دل سنگھ سرائے۔ دربھنگہ
جناب حکیم سید لیاقت حسین صاحب نواچی پور۔

مطلب آمدم برسر

مفرح عنبری میں سب سے بڑی خوبی یہہ ہے کہ اس میں کوئی زہریلی چیز از قسم کشتہ وغیرہ ہرگز نہیں ملایا جاتا اسلئے میں زور سے کہتا ہوں کہ آجکل کی قریبًا کل مشتہرہ پیٹنٹ مقوی ادویات سے خواہ وہ یورپ کے کسی کونے سے آئی ہوں یا ہندوستان کی کسی فرضی جنگل سے نکلی ہوں مقابلہ میں آدھے چوتھائی نمبر بھی حاصل نہیں کر سکتیں۔ اب میں اسے ختم کرکے بڑے شوق سے آپ کے آرڈر کا منتظر ہوں۔

بھائیون کا خادم۔ حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مفرح دلکشا کارخانہ رفیق الصحت لاہور

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام حصہ دوم - یہ بے نظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبردست قلم کا نتیجہ ہے جس میں اپنے دعوے کے متعلق نہایت شرح و بسط سے کام لیا ہے اور مخالفوں کے اعتراضوں کو نمبروار توڑا ہے - قیمت ۱۲ **ست بچن** - قیمت ۱۰
آریہ دہرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے - خصوصیت کے ساتھہ جواب دیا ہے - جو وہ اسلام پر کرتے ہیں - قیمت ۴ آنے -
نماز پر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے - یہ رسالہ بہت مقبول ہوا ہے تیسری دفعہ چھپا ہے - قیمت ۲

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب - عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۴
فیصلہ آسمانی - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی قلم سے مضمون نام سے ظاہر ہے - قیمت ۲ **نور القرآن** - حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد - قیمت ۴

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات **تفسیر القرآن** - پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے - صدہا خطوط پسندیدگی کے بھیجے گئے ہیں یہانتک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باہر بھی اسکو قبولیت ہو گئی ہے - قیمت (عہ)
سلک مروارید - حصہ دوم - جو جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپکر شائع ہو گیا - یہ رسالہ بھی بفضلہ پہلے حصہ کی طرح مفید اور موثر ہے - نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی سچائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و صداقت سے واقف کیا ہے -
اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کھولکر دکھایا گیا ہے - اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے - جو زمانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا ہے -
۸۰ صفحہ کی کتاب ہے - قیمت ۴ آنے علاوہ محصول ڈاک -
رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء - دارالامان میں دسمبر کے اواخر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا تھا جس میں حضرت حجۃ اللہ نے تین زبردست تقریریں بیان فرمائیں - قیمت (عہ)
الانذار - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ۱۸۹۸ء کو قادیان میں جو جلسہ طاعون کے متعلق کیا تھا - جس کی قابل قدر تجاویز پر گورنمنٹ پنجاب نے بھی شکر گذاری کا اظہار فرمایا تھا - اس جلسہ کے حالات حضرت حجۃ اللہ اور حکیم الامۃ کی تحریروں کا مجموعہ - قیمت ۴ آنے - **اصلاح النظر** - قیمت ۲ آنے
متفرق کتابیں - تفسیر سورہ تبت - ۱ سواء السبیل نمبر ۱ - قیمت ۱ - تسخیر رد شیعہ ۲ ضرورت امام ۱ منصب و ضوابط اسرار قیمت - برہان الحق (عیسائی مذہب کی حقیقت کھولی گئی ہے) ۲ آنہ - حوت الحق نمبر ۲ قیمت ۸ - النصح قیمت - مسلمانوں کا خدا اور اس کے حضور دعا ۱ - سوانح قرآن مجید قیمت ۸ - محمو کی آمین ۳ پائی - دوسرا جنگ مقدس حصہ دوم قیمت ۲ - احمدیہ - ۱ تفسیر القرآن پارہ دوم ایک روپیہ (عہ) تفسیر سورہ بقرہ مکمل ۴ - مراۃ الجہاد (عہ)

المشتہر
مینجر اخبار الحکم قادیان
ضلع گورداسپور

شاہی حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی کی مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخہ جات طیار کئے جاتے ہیں جو شاہی حکیم مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں اور کشمیر کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں - مریض کی صحت اور شفا کی گارنٹی کا دعویٰ بیجا کی اور جرات ہے شفا دینا محض اللہ تعالیٰ کا کام ہے ہاں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں - کہ جس مرض کا جو علاج مولوی صاحب موصوف کی عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اگر ہم بھی استعمال کرتے ہیں - اور نہایت نیک نیتی سے اجزاء نسخہ کو ترکیب دیتے ہیں - ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حکیم صاحب کی رائے ہے -

حکیم نورالدین صاحب کی رائے

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمان میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں - نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہو رہا ہے میں امید کرتا ہوں - کہ اگر وہ تقویٰ سے کام لے گا تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچے گا - الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو - نورالدین

باایں ہمہ وعدہ کرتے ہیں کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر مولوی نورالدین صاحب کے مشورہ کے بعد نسخہ طیار ہوگا - آپ اگر خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کر کے دیکھ لیں +

مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں

سرمہ زنگاری - آنکھوں کی بہت سی امراض کیلئے مفید خصوصاً جالا - دہند - پھولا - ڈھلکا - جیوب
سرمہ نورالعین - آنکھوں کی اکثر امراض کیلئے مجرب جس میں بڑا جزو ممیرا ہے - قیمت فی تولہ (عللہ)
آتشک کی گولیاں - قیمت فی ڈبیہ (عہ) **آتشک کی پنیاں** - فی بتی ۴ **سفوف جریان** (عورت کو ہو یا مرد کو) چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا - قیمت فی تولہ (عہ)
سفوف سوزاک - ۲۱ - خوراک قیمت (للعہ) **حبوب باد گولا** - یہ گولیاں امراض پیٹ یا (باد گولا) میں ازبس مفید ہیں - بفضلہ تعالیٰ - قیمت فی ڈبیہ (عہ) **حب طحال** - قیمت فی ڈبیہ
کھانسی کی گولیاں - فی ڈبیہ (عہ) **حب ضیق النفس** - فی ڈبیہ (عہ) **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی** - یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے - اس سے صدہا عورتوں کو فائدہ ہوا ہے جن کے بچے بچپن میں اس مرض سے ضائع ہو گئے ہیں یہ چند ادویہ ہیں - کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہو گی کل ادویہ کی قیمت (عہ) **کثرت عیاشی** اور غلط کاریوں کیوجہ سے ضائع شدہ قوتوں کیلئے تلافی مافات کے واسطے حبوب و طلا کی قیمت (عہ) محصول ڈاک ہر حالت میں ذمہ خریدار ہوگا - درخواست میں اخبار کا نام
المشتہر - مفتی فضل الرحمان مینجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستانی بچوں کو

کمزور کر دینے والی آب و ہوا کے سبب سے بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور اوائل عمر ہی سے انہیں اپنی ننھی ننھی ہڈیوں اور اعصاب کی بڑھانے میں مدد دینے کے لئے مقوی اور مسمن دوا کی ضرورت ہوتی ہے -

اسکاٹس املشن } میں بچوں کی ہڈیاں اور رگ پٹھے بڑھانے کی قوت ہے -
وہ حسب دلخواہ ہے
استعمال کے چند ہی روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے -
ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا -
فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے
{ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو جو اسکاٹس کے طریقہ ساخت کا نشان ہے }
اسکاٹ اینڈ براؤن لمٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

حب بے بہا - اس کے استعمال سے کمی قوت باہ و دماغ کی کمزوری خون کم پیدا ہونا - بدن کا ہل رہنا۔ پٹھوں کی کمزوری بھوک کا کم لگنا - دماغی محنت کرنیوالوں کے واسطے حقیقت میں بے بہا ہیں۔ قیمت دو درجن (عہ)

طلا طلسمی - یہ طلا ان شخصوں کو مفید ہے جو اپنی قوت جوانی کو زائل کر چکے ہیں خواہ کسی بات سے زیادہ کہنا خلاف تہذیب ہے صرف ۳ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ کامل آرام ہو جاتا ہے قیمت ۶ ماشہ (عہ) جو کہ ایک آدمی کے واسطے کافی ہے۔ اس کا نمونہ نہیں جا سکتا۔

نخل مراد } یہ وہ اعلیٰ قسم کی مٹھائی ہے۔ جو مشک وغیرہ میوہ جات سے مرکب کر کے طیار کی ہے جو چند روز میں اپنا اثر دکھا کر بدن کو قوی کر کے باہ و دماغ و دل کو از حد قوت بخشکر خون صالح پیدا کرتی ہے بکس خورد عہ بکس کلاں عہ تیس روپیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔

سرمہ سلیمانی } یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا۔ پھولا دھند۔ آشوب چشم۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمی بصارت۔ ناخنہ وغیرہ کو بہت جلد رفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۸ر

سنون دندان } درد دندان۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں میں کیڑا لگنا دانتوں کا زرد ہو جانا گندہ دہنی کا ہونا غرض اسکے استعمال سے یہ امراض بہت جلد دفع ہو کر دانت مثل گوہر آبدار ہو جاتے ہیں قیمت فی بکس چار آنے۔

المشتہر حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ہندوستان میں ایک لاثانی کمپنی

کیا آپکو معلوم نہیں کہ بھارت بیمہ کمپنی لمٹیڈ لاہور ہندوستان ایک لاثانی ہے مفصلہ ذیل وجوہات سے اس کا کل انتظام دیسیوں کے ہاتھ میں ہے (۲) ان کا سرمایہ دیسی کارخانوں اور تجارب میں لگایا جاتا ہے جس سے اس ملکی تجارت کو فروغ ہوتا اور ملک کو فائدہ پہنچتا ہے (۳) دیسیوں کے ہاتھ میں انتظام ہونے کی وجہ سے اس کمپنی کا خرچ دوسرے غیر ملک کی کمپنیوں کے مقابلہ میں بالکل کم ہے اور اس لئے یہ نہایت مضبوط اور بنیاد پر قایم ہے (۴) جتنے ممبر اس کمپنی کے انتقال کر چکے ہیں انکے پسماندگان کو بلا حیل حجت کے فوراً بیمہ کا روپیہ ادا کیا گیا ہے۔ چنانچہ تمام پبلک کمپنی کی خوش معاملگی اور حق شناسی سے واقف ہے ایکے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات اس کمپنی کو حاصل ہیں جو ہندوستانی راشندہ جو کہ اپنی زندگی کا بیمہ کرانا چاہتا ہے اگر وہ ذاتی اور ملکی وجوہات کو مد نظر رکھیگا تو وہ ہو جائیگا کہ اسے اپنی زندگی کا بیمہ سوائے بھارت کے اور کسی کمپنی میں نہیں کرانا چاہیئے

آج وقت ہے کہ آپ اس محفوظ ترین کمپنی کے ممبر بنکر اپنے بال بچے اور دیگر عزیزوں کیلئے ایک معقول رقم چھوڑ جانیکا انتظام کریں۔ ہماری کمپنی کی پراسپکٹس کا سرکاری مطالعہ آپ کو ہمارے دعوے کی صحت کا قایل کر دیگا ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ لکھکر بھیجنے پر پراسپکٹس مفت آپ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک پہونچ جاوے گا۔

موہن لعل منیجر وایجواری یا درخواستیں بنام لاجپت رائے ساہنی سکرٹری بھارت بیمہ

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہیں۔ بلحاظ قدومت اب اسے ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے۔

ضرور شایقین بطور نمونہ طلب کریں۔

راقم محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

ایک لاکھ — پڑیہ — تقسیم ہو چکی

(ہر خریدار کو سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک ہو تو اصلی سمجھنا چاہیئے)
(بر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نور) فیشن اسناد و ماہر لگا اور آنکھیں صاف رہ کر نہیں رہنا یہ وہ سرمہ ہے جس سے ہو گئیں کسی قسم کی بیماری وغیرہ کا اثر آنکھوں نزول ماہ تک میں فائدہ کیا اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ڈھلکا۔ پانی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیا بند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے استعمال سے کھو دیتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زیادہ کو کافی ہے ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ ہوں گے دریافت طلب امور کے لیے جوابی کارڈ آنا چاہیئے { سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸ر آنے }

کھیس خرج بالا نشین } سوتی سنگی سروع پختہ رنگ خوش وضع ایسے کہ ریشمی معلوم ہوں مستورات کے واسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں توشک لحاف کے واسطے پائدار و خوبصورت کپڑا ہے۔ فی تھان طول ۲۰ گز۔ اگر عرض۔ اگر قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) فرمایشات وی پی منگانے میں جانبین کا اطمینان۔ محصول بار روانہ ذمہ خریدار جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیئے۔

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ کاکوری

سفر میں صبح۔ شام۔ دن۔ رات۔ گھر میں۔ باہر۔ جہاں جسوقت چاہو

لگا لگایا پان تیار پاؤ

ہم نے گولیاں ایجاد کی ہیں ایک گولی منہ میں رکھکر چوسنے۔ لگا لگایا پان اپنے منہ میں سمجھے تقریباً وہی مزا وہی ذایقہ وہی رنگت بلکہ خوشبو کہیں بڑھ چڑھ کر ان گولیوں میں ہیں ایسی ادویہ ڈالی ہیں کہ جہاں کہ یہ ہر وقت لگے لگائے خوشبودار پان کا کام دینگی پان بیشمار فوائد بھی ہیں انکے کھانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں دانتوں کی امراض مثال پانی لگنا۔ خون جانا سوجن درد وغیرہ کو مفید ہیں رس اندر پہنچتے رہیں تو بدہضمی کو نافع ہیں کھانے کو ہضم کرتی ہیں بھوک کو بڑھاتی ہیں رطوبت بدنی کو سکھاتی ہیں۔ قبض کشا ہیں قوت باہ کو بڑھاتی ہیں ذایقہ ان کا بہت اعلیٰ ہے۔ جن لوگوں کو پان کھانے کی عادت ہو ان کو سفر میں تکلیف ہوتی ہے اب جہاں جائیں لگا لگایا پان تیار کھا دیں۔

ان کا نام پان ہے

المشتہر ٹھاکر دت سرما وید مالک دیس اوپکارک اوشدھالیہ لاہور

کارخانہ عطر فرحت افزا نسیم

فہرست مختصر یہ ہے

اگر آپ کو عمدہ تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت نسیم سے منگوائیے روح خوش ہو جائیگی گلاب ۶ر سے عہ تک۔ مشک عنبر ۸ر سے صہ تک۔ کیوڑی ۶ر سے صہ تک یہ ست ۶ر سے صہ تک۔ موتیا ۶ر سے صہ تک چپانداری ۲ر سے ہے تک۔ حنا ۶ر سے صہ تک خس ۶ر سے صہ تک۔ چنبیلی ۶ر سے صہ تک۔ ناگرتیل فی شیشی ۸ر مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی۔

المشتہر منیجر کارخانہ فرحت افزا نسیم قنوج

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا)

درود شریف پڑھنے کی کیوں ضرورت ہے؟

لاہور کے وطن اخبار میں جسکو بینے اسلام کی تردید میں عیسائیوں کی کتابیں بیچنے سے منع کیا ہے کسی شخص نے درود شریف کے متعلق اعتراض کیا ہے - چاہئے تو یہ تھا کہ مفسر قرآن مولوی انشاء اللہ خان صاحب اسی پرچہ میں اسکا جواب بھی ساتھ ہی شائع کر دیتے مگر خدا تعالیٰ نے انسے یہ توفیق چھین لی - اور انہیں ہمت نہیں ہوئی کہ خود کوئی جواب اس اعتراض کا دیں - اس شیخی پر لوگوں کو میور کی تصانیف پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں -

انا للہ وانا الیہ راجعون

وطن کے اس اعتراض کو پڑھ کر ایک خادم اسلام کے دل میں درد اٹھا اور اسنے جب تک اسکا جواب نہ لکھ لیا - دوسرا کام نہیں کیا میں ہر جواب کو کسی حاشیہ اور اضافہ کے بدون چھاپ دیتا ہوں وطن کا فرض ہے کہ اپنے اخبار میں بھی اسے شائع کرے اور معترض کو اجازت ہے اگر اس کے بعد بھی کچھ کہنا چاہتا ہے تو ضرور لکھے اسکا جواب دیا جاویگا - میں اس پر اپنی طرف سے فی الحال کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتا بجز ایک بات کے اور وہ یہ ہے کہ انسانی فطرت میں یہ امر ودلعیت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے محسن کے ساتھ محبت کرتا ہے - اور اسکا عملی درآمد عام طور پر ہم دیکھتے ہیں اسی فطرتی اصول پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مبارک اور محکم تعلیم دی مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ یعنی جسنے انسان کا شکر نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا - پھر وہ انسان عظیم صاحب خلق عظیم جسنے دنیا کی کایا پلٹ دی اور خطرناک تاریکی سے اسے نکال کر روشنی کے ایک بلند مینار پر اسے لا کھڑا کیا - ہر قسم کی فسق و فجور اور وحشیانہ زندگی سے مہذب اور باخدا انسان بنا دیں اس سے محبت نکی جاوے اور اسکی شکر گذاری ہم میں ہو - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلاحی پہلو پر غور کر کے بتاؤ کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ پھر یہ امر تمام مہذب ممالک مہذب افراد اور شائستہ اقوام کا دستور العمل ہے کہ وہ اپنے محسن کے لئے شکر گذاری کے دوٹ پاس کرتے ہیں اور امن میں تو بات بات پر تھینکیس تھینکیس ہوتا ہے - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات پر آپ کی کامیابیوں اور ترقی مدارج کے لئے شکریہ کے دوٹ (درود شریف) کے ذریعہ پاس ہوں تو اعتراض ہو للعجب!

پھر یہ بھی نظام مملکت ہمارے سامنے ہے کہ اعلیٰ درجہ کے کارکنوں کے لئے سلاطین عالم خطاب تجویز کرتے ہیں انکے مناصب میں ترقیاں کرتے ہیں پھر احکم الحاکمین اپنے ایک عظیم الشان رسول کے مدارج میں ترقی کرے تو وہ قابل اعتراض ٹھیرے! افسوس!!

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

بہر حال وہ مضمون درج ذیل ہے - امید ہے وطن اسے چھاپ دیگا - اور معترض صاحب کو اگر شک رہا تو وہ پوچھنے کی جرأت کریگا اور اسے جواب بحولہ تعالیٰ دیا جاویگا - ایڈیٹر

اخبار وطن مطبوعہ ۵ استمبر ۱۹۰۶ء نمبر ۳۶ - جلد ۱۶ صفحہ ۱۰ میں ایک اعتراض درود شریف پر کسی شخص نے کیا ہے لہذا اس کا جواب دیا جاتا ہے -

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ٥

ترجمہ بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر - اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام بھیجنا - سورہ احزاب رکوع ۷ -

اعتراض معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نبی کریم پر درود بھیجا جو کافی نہ ہوا - پھر فرشتوں کو بھی حمایت کے لئے ساتھ لیا پھر بھی شاید کام نہ بنا - پھر مومنوں کی بھی ضرورت پڑی عجب نبی ہے جس کو خدا اور فرشتوں کا درود کفایت نہیں کرتا اور بالآخر خدا کو مومنوں تک کو بھی حکم دینا پڑا تم بھی درود پڑھا کرو - پھر بھی معلوم نہیں کہ کافی ہو سکے یا نہ ہو -

جواب خدا کا فضل و کرم ہر وقت اسکے بندوں پر ہوتا ہے کیونکہ خدا کی ذات پاک رحمان و رحیم ہے مگر نزول فضل خداوندی کا اس عالم میں جسکا سلسلہ سبب اور مسبب سے وابستہ ہے کوئی نہ کوئی باعث یا ذریعہ بھی ضرور ہوتا ہے - چنانچہ ایک ذریعہ نزول رحمت باری تعالیٰ کا ایمان اور اعمال صالح ہے دیکھو سورہ النساء رکوع ۲۴ میں بیان ہوا ہے - فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْھِمْ وَیَزِیْدُھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ -

پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ایمان کے ساتھ اعمال حسنہ بھی کئے ہیں پورا دیگا اللہ انکے اجر جو اُن سے وعدے کئے ہیں اور اُس پر زیادہ دیگا اپنے فضل سے -

اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نیک کاموں کے اجر کے علاوہ اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا فرمایا ہے چونکہ درود بھیجنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند تعالیٰ جل شانہ کا از راہ فضل و کرم ہے اور فضل خداوندی جسقدر ہو وہ کافی ہے -

معترض کا یہ کہنا کہ فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے حمایت کے لئے ساتھ لیا پھر بھی شاید کام نہ بنا - اے معترض کسی کی حمایت کا محتاج ہونا کمزور اور ناتوان انسان کا کام ہے خداوند تعالیٰ کی ذات پاک القادر القوی العزیز اور صمد ہے اس ذات مقدس کو کسی کی حمایت کا حاجت مند خیال کرنا صریح کفر ہے -

رہا فرشتوں کا اور مومنوں کا آنحضرت کی ذات مبارک پر درود بھیجنا وہ خدا کی حمایت کرنا نہیں ہے بلکہ اپنی بہتری اور بہبودی چاہنا ہے اس امر پر دلیل یہ ہے چنانچہ سورہ انعام رکوع ۲۰ میں ارشاد خداوندی یوں ہوا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا یعنی جو کوئی لایا نیکی اسکو ہے اسکے دس برابر - سورہ النساء رکوع ۲۴ میں اجر پر زیادتی بیان فرمائی اور سورہ انعام میں اصل اجر کے سوا دس گنا زیادہ ثواب دینا ارشاد فرمایا ہے - اور سورہ حم السجدہ رکوع اول میں فضل بے بہا جوش زن ہو رہا ہے یہاں حکم ہوتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ یعنے البتہ جو لوگ یقین لائے اور کئے نیک کام انکو اجر ملنا ہے جو بس نہ ہو -

آیات مذکورہ بالا سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک کام کا اجر دیکر اسکے علاوہ بطور بخشش کے دس گنا ثواب کیا بلکہ لا انتہا مہربان فرماتا ہے - اب یہ بھی جاننا ضروری امر ہے کہ نیکی اور نیک کام کیا ہے جسکے ذریعہ سے برکات الٰہی عطا فرمائے جاتے ہیں - حضرات نیک کام یا پاکیزہ عمل اپنے مالک الملک خدائے قدیر کے حکموں کا بجا لانا ہے -

اور فرشتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بحکم الٰہی ہے کیونکہ فرشتوں کا کوئی فعل بدون مرضی خدا کے نہیں ہوتا - دیکھو سورہ تحریم رکوع اول میں اس امر کا فیصلہ موجود ہے ویفعلون ما یؤمرون یعنے فرشتے وہی کام کرتے ہیں جو ان کو حکم الٰہی ہوتا ہے -

فرشتوں اور انسانوں کو جو اپنے پیارے رسول پر درود بھیجنے کا حکم ربانی ہوا ہے اسکی یہ غرض نہیں تھی کہ جو رحمت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم پر بذریعہ درود نازل فرچکا ہے وہ کافی نہیں تھی اور خدا کی رحمت کا خزانہ تمام ہو چکا تھا اور نہ خدا کا یہ فرمانا ہے کہ اے فرشتو اور انسانوں تم میری حمایت کرو اور میرے نبی پاک پر درود بھیجو تا کہ وہ نقص اور کمی جو میرے درود بھیجنے میں رہ گئی ہے شاید پوری ہو جاوے اور میرے رسول کا کام چلے - حاشا للہ یہ گمان کرنا خدا کی ذات پاک پر سراسر کفر ہے - چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سورہ السباء رکوع ۳ میں فرماتا ہے وما لھم فیھما من شرک وما لہ منھم من ظھیر یعنے اور نہیں واسطے انکے بیچ ان دونوں کے کچھ ساجھا اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے -

اے نادان معترض خدا کی رحمت کے خزانے بے بہا ہیں دیکھ لا انتہا خزانوں کا مالک اپنی کلام پاک یعنے سورہ ابراہیم رکوع میں فرماتا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا - یعنے نعمائے الٰہی کا کوئی شمار نہیں کر سکتا اسکے خزانے لامحدود ہیں -

اوپر ہم قرآن کریم کی آیات سے بخوبی ثابت کر چکے ہیں کہ نیک عمل پر اجر کے علاوہ خدا اپنے فضل و کرم سے دس گنا ثواب عطا فرماتا ہے اور دس گنے سے بھی بڑھ کر بے شمار بخشش کرتا ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حکم الٰہی کی بجا آوری کا نام ہی نیک اعمال ہے منجملہ نیک اعمال کے بحکم خداوندی درود کا بھیجنا پیغمبر علیہ السلام پر یہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کا نیک کام ہے اور یہ نیک عمل خواہ فرشتے بجا لاویں یا انسان ہر ایک کو نیک کام پر اجر دینا الٰہی وعدہ ہو چکا ہے - اور اعمال کے اجر کے علاوہ عطا فرمانا خواہ اس گنا ثواب یا بیشمار

بخشش کرنا یہہ خدا کے فضل و کرم کا ثبوت ہے الغرض درود کا بھیجنا پیغمبر علیہ السلام پر بھیجنے والوں کے لئے رحمت الٰہی کا ایک ذریعہ ہے پیغمبر علیہ السلام کی کسی کمی کی تلافی نہیں - اور نہ خدا کے اڑے وقت کسی فرشتہ کا کام آنا جیسے کہ معترض نے اپنی جہالت سے خیال کیا ہے پس درود شریف کا پڑھنا واجب ہے اور اس ادائے واجب سے فرشتوں اور انسانوں پر جو اپنے پیارے رسول پاک پر درود بھیجتے ہیں اس اعمال صالح کی وجہ سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے - اور نیز اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان مبارک سے آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود پہونچانا بندگان خدا کا جو بطور پیشگوئی زبور ۲۷ آیت ۱۵ میں یوں فرمایا ہے - اسکے حق میں یعنے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے - سدا دعا ہوگی ہر روز اس کی مبارک بادی کہی جاویگی -

خدا تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی اس پیش گوئی کا پورا کرنا زبور پاک کی صداقت کا اظہار مقصود تھا اور فرشتوں اور انسانوں کو بذریعہ درود شریف بھیجنے پیغمبر علیہ السلام پر اجر عظیم کا عطا کرنا اور اپنے حبیب پاک کو اس اجر عظیم کا ذریعہ ٹھہرانا تھا - اگر کسی عیسائی کے دل میں یہہ خیال گزرے کہ زبور ۲۷ کی پیشگوئی ہمارے یسوع کے حق میں ہے تو اسکے جواب میں کہا جاتا ہے کہ پیشگوئی مذکورہ بالا میں صاف لکھا ہے کہ اسکے لئے سدا دعا یعنے برکت ہوگی - اے عیسائیو تم بجائے برکت کے معاذ اللہ یسوع کے نام پر لعنت کرتے ہو - دیکھو خط گلیتیون باب ۳ آیت ۱۳ میں لکھا ہے - مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو لکڑی پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے +

جائے انصاف ہے کہ اگر یہہ پیشگوئی مندرجہ زبور ۲۷ بحق یسوع کے ہوتی تو بجائے لعنت کے عیسائی صاحبان اپنے فرضی خدا یسوع پر برکت بھیجتے نا کہ لعنت +

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

کمترین شیخ الٰہ دین لودھانوی واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور

نقشہ اوقات سحری و افطار رمضان المبارک

۱۳۲۴ھ بابت افق شہر لاہور عرض بلد شمالی ۳۱ درجہ ۳۵ دقیقے - طول شرقی یعنی وقت نصف النہار شاہی عیدگاہ گرینچ سے ۴ گھنٹے ۵۷ منٹ ۲۸ سکنڈ پہلے - مرتبہ قاضی محمد عبد الرحمٰن صاحب وکیل ریاست مقام نرولتہ

رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ	انگریزی ۱۹۰۶ء	وقت طلوع صبح صادق ۵ بج کر - منٹ	سکنڈ	وقت نصف النہار ۱۲ بج کر - منٹ	سکنڈ	وقت نماز مغرب ۵ بج کر - منٹ	سکنڈ
یکم	۲۰	۱۷	۱۴	۱۷	۱۸	۵۹	۲۹
۲	۲۱	۱۷	۵۴	۱۷	۲۷	۵۸	۲۴
۳	۲۲	۱۸	۳۴	۱۷	۱۷	۵۷	۱۹
۴	۲۳	۱۹	۱۵	۱۷	۸	۵۶	۱۶
۵	۲۴	۱۹	۵۶	۱۷	۰۰	۵۵	۱۴
۶	۲۵	۲۱	۳۷	۱۶	۵۲	۵۴	۱۲
۷	۲۶	۲۲	۱۸	۱۶	۴۵	۵۳	۱۳
۸	۲۷	۲۲	۵۹	۱۶	۳۹	۵۳	۱۴
۹	۲۸	۲۳	۴۱	۱۶	۳۳	۵۱	۱۵
۱۰	۲۹	۲۴	۲۳	۱۶	۲۸	۵۰	۱۸
۱۱	۳۰	۲۵	۵	۱۶	۲۴	۴۹	۲۲
۱۲	۳۱	۲۵	۲۷	۱۶	۲۱	۴۸	۲۸
۱۳	یکم نومبر	۲۵	۲۹	۱۶	۱۸	۴۷	۳۵
۱۴	۲	۲۶	۱۱	۱۶	۱۷	۴۶	۴۳
۱۵	۳	۲۶	۵۴	۱۶	۱۶	۴۵	۵۲
۱۶	۴	۲۷	۳۷	۱۶	۱۶	۴۵	۲
۱۷	۵	۲۸	۲۰	۱۶	۱۷	۴۴	۱۴
۱۸	۶	۲۹	۳	۱۶	۱۸	۴۳	۲۶
۱۹	۷	۲۹	۴۷	۱۶	۲۱	۴۲	۴۱
۲۰	۸	۳۰	۳۱	۱۶	۲۴	۴۱	۵۷
۲۱	۹	۳۱	۱۵	۱۶	۲۸	۴۱	۱۴
۲۲	۱۰	۳۱	۵۹	۱۶	۳۲	۴۰	۳۲
۲۳	۱۱	۳۲	۴۴	۱۶	۳۸	۳۹	۵۲
۲۴	۱۲	۳۳	۲۷	۱۶	۴۴	۳۹	۱۴
۲۵	۱۳	۳۴	۱۱	۱۶	۵۱	۳۸	۳۷
۲۶	۱۴	۳۴	۵۶	۱۷	۰۰	۳۸	۱
۲۷	۱۵	۳۵	۴۱	۱۷	۹	۳۷	۲۷
۲۸	۱۶	۳۶	۲۶	۱۷	۱۹	۳۶	۵۵
۲۹	۱۷	۳۷	۱۱	۱۷	۲۹	۳۶	۲۴

(۱) اوقات مندرجہ نقشہ اسٹینڈرڈ ٹائم (ہندوستان) کے سٹنڈرڈ وقت کے مطابق ہیں -

جسے ریلوے ٹائم بھی کہتے ہیں -

(۲) کسی تاریخ کو جب لاہور کی دہوپ گھڑی دن ۱۲ بجے کا وقت ہو تو جیب گھڑی کا وقت اس تاریخ کے وقت نصف النہار مندرجہ نقشہ کے برابر کر لینا چاہئے - اس طرح پر جیب گھڑی کا وقت ریلوے ٹائم کے مطابق ہو جائیگا - اسی طرح دیگر مقامات پر بھی دہوپ گھڑی کے وقت سے جیب گھڑی کا وقت ریلوے ٹائم کے مطابق اس قدر منٹ اور سکنڈوں کی کمی یا بیشی کرنے سے بنا سکتے ہیں کہ لاہور سے جس قدر عرصہ پہلے یا پیچھے ان مقامات پر نصف النہار کا وقت ہوتا ہے -

(۳) وقت مغرب احتیاطاً غروب آفتاب سے ٹھیک ۳ منٹ بعد لکھا گیا ہے -

(۴) جن مقامات کا عرض بلد لاہور کے مطابق یا قریب قریب ہے اُن میں یہ نقشہ بخوبی کام دے گا -

مقامات ذیل میں صبح صادق و نصف النہار و مغرب کا وقت مندرجہ ذیل تفاوت سے ہوگا -

امب ضلع ہوشیارپور ۷ منٹ - ۱۲ سکنڈ - پہلے اٹاری ضلع امرتسر - ایک منٹ - ۸ سکنڈ پہلے امرتسر ۲ منٹ ۱۲ سکنڈ پہلے - بیاس شرقی سٹیشن کپورتھلہ - ۳ - منٹ ۵۶ سکنڈ پہلے - بیاس مغربی سٹیشن امرتسر - ۳ منٹ ۵۲ سکنڈ - باغبانپورہ - ۱۲ سکنڈ پہلے - بجواڑہ ضلع ہوشیارپور ۶ منٹ ۲۸ سکنڈ پہلے - بٹالہ ضلع گورداسپور ۳ منٹ ۲۸ سکنڈ پہلے - ریاست لوکیت - ۱۰ منٹ پہلے بوٹاری ضلع امرتسر ۳ منٹ ۲۸ سکنڈ پہلے - جنڈیالہ - ۲ منٹ ۸ سکنڈ پہلے - چنیوٹ ضلع جھنگ ۵ منٹ - ۲ سکنڈ بعد - بھکر ضلع میانوالی - ۱۲ منٹ ۴ سکنڈ بعد - تبتی میان خان - ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان - ۱۲ منٹ - ۴ سکنڈ بعد - بھیکی ضلع گوجرانوالہ ۱ منٹ - ۴ سکنڈ بعد - بخاری ضلع جھنگ ۵ منٹ - ۲ - ۵ سکنڈ بعد - ہوشیارپور - ۶ منٹ ۸ سکنڈ پہلے - جلو لاہور ۱۴ سکنڈ پہلے - مچھرالا ضلع لاہور ۲ منٹ - ۱۲ سکنڈ - سمانوالہ ضلع گوجرانوالہ ۲ منٹ ۴ سکنڈ بعد - شاہ حسین ضلع شاہپور ۹ منٹ ۲۵ سکنڈ بعد -

جن مقامات کا عرض بلد لاہور سے مطابق نہیں - انمیں سے چند مقامات کا فرق یکم رمضان اور ۲۹ رمضان کا دیا جاتا ہے - جس سے باقی ایام کا فرق تقریباً معلوم ہو سکتا ہے -

یکم رمضان مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۱۷ نومبر مطابق ۲۹ رمضان المبارک

نام مقام	فرق لاہور کے وقت سے بوقت صبح صادق - منٹ	سکنڈ	پہلے یا بعد	فرق لاہور کے وقت سے بوقت مغرب - منٹ	سکنڈ	پہلے یا بعد	فرق لاہور کے وقت سے بوقت صبح صادق - منٹ	سکنڈ	پہلے یا بعد	فرق لاہور کے وقت سے بوقت مغرب - منٹ	سکنڈ	پہلے یا بعد
بہاولپور	۱۰	۲۰	بعد	۱۲	۳۲	بعد	۸	۲۷	بعد	۱۴	۳۲	بعد
الور	۹	۳۹	پہلے	۵	۴۴	قبل	۱۳	۳	قبل	۲	..	قبل
نارنول	۹	۴۴	قبل	۲	۸	″	۱۲	۴۵	″	۲	۵۷	″
دہلی	۹	۵	″	۹	۲۴	″	۱۵	۱	″	۶	۴۹	″
ریاست رامپور	۱۹	۱۰	″	۱۶	۱۵	″	۲۲	۹	″	۳	۵۷	″
مراد آباد	۱۸	۱۴	″	۱۵	۱۹	″	۲۱	۱۴	″	۳	۱	″
پیلی بھیت	۲۲	۱۸	″	۱۹	۲۳	″	۲۵	۱۷	″	۱۷	۵	″
کانپور	۱۵	۷	″	۱۹	۳۲	″	۲۹	۶	″	۱۵	۲	″
دیوبند	۴	۲۲	″	۱۱	۴۷	″	۱۵	۲۱	″	۱۰	۳	″
علیگڑھ	۵	۴۴	″	۱۱	۴۱	″	۱۸	۳۰	″	۸	۲۷	″
ریاست الور منڈاور	۶	۲۷	″	۵	۴۱	″	۱۳	۳۰	″	۲	۲۷	″

ضرورت نکاح

الحکم میں ایک عرصہ سے ایسے اشتہار چھاپے جاتے ہیں ان اشتہارات کے ذریعہ قوم میں کئی تعلق قایم ہوئے ہیں اور جس سے مفید نتائج پیدا ہونگی امید ہے منجملہ ان کے قوم نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے کہ احمدیوں ہی میں ناطے رشتہ ہونے چاہئیں - اسلئے اس تحریک کو قایم رکھنے کے لئے ہمیشہ ایسی درخواستیں شایع ہوتی رہیں گی - انشاء اللہ العزیز - مگر کسی ایسے خط کا جواب نہ ملیگا جسکے ساتھ ٹکٹ نہو - ایڈیٹر -

---

منشی نبی بخش صاحب نائب کورٹ انسپکٹر ایک صالح اور متقی احمدی ہے - یہانتک کہ انہیں مکالمات الٰہیہ بھی ہوتے ہیں - وہ نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - حضرت حکیم الامۃ سے خط و کتابت ہو -

---

مولوی عبد اللہ خان صاحب احمدی مدرس ہندو کالج پٹیالہ کے صاحبزادہ غلام مصطفےٰ طالب علم ایف - اے کلاس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے - مولوی صاحب موصوف ایک معزز خاندان کے ممبر ہیں - لڑکا اس سال ایف - اے میں شریک ہوگا - آیندہ اللہ تعالےٰ چاہے تو بی - اے پاس کرنے کا ارادہ ہے احمدیوں میں شادی کرنے کی ضرورت ہے -

---

چودہری قاسم علی قوم راجپوت شنٹنگ جمعدار ریلوے احمدی بھائی ہے اور نکاح کا خواہشمند ہے بابو عبد الرزاق سٹیشن ماسٹر لودہانہ ان کی دینداری اور نیک چلنی کی خاص تعریف کرتے ہیں - خط و کتابت دفتر الحکم سے ہو -

لیکچر لودہانہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پس جب حالت یہانتک پہونچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار خدام شہید کر دیئے گئے اور مسلمان ضعیف عورتوں تک کو نہایت سنگدلی اور بیحیائی کے ساتھ شہید کیا گیا تو کیا حق نہ تھا کہ ان کو سزا دیجاتی - اسوقت اگر اللہ تعالیٰ کا یہ منشار ہوتا کہ اسلام کا نام ونشان نہ رہے تو البتہ یہ ہوسکتا تھا کہ تلوار کا نام نہ آتا مگر وہ چاہتا تھا کہ اسلام دنیا میں پہیلے اور دنیا کی نجات کا ذریعہ ہو اسلئے اسوقت محض مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی گئی - میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کا اسوقت تلوار اٹھانا کسی قانون - مذہب اور اخلاق کے رو سے قابل اعتراض نہیں ٹھیرتا وہ لوگ جو ایک گال پر طمانچہ کہاکر دوسری پہیر دینے کی تعلیم دیتے ہیں وہ بہی صبر نہیں کر سکتے - اور جن کے ہاں کیڑے کا مارنا بہی گناہ سمجہا جاتا ہے وہ بہی نہیں کر سکتے پہر اسلام پر اعتراض کیوں کیا جاتا ہے؟ میں یہ بہی کہونگا کہ کہتا ہوں کہ جو جاہل مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پہیلا ہے وہ نبی معصوم علیہ الصلواۃ والسلام پر افترا کرتے ہیں اور اسلام کی ہتک کرتے ہیں - خوب یاد رکہو کہ اسلام ہمیشہ اپنی پاک تعلیم اور ہدایت اور اس کے ثمرات - انوار و برکات اور معجزات سے پہیلا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان نشانات آپ کے اخلاق کی پاک تاثیرات نے اسے پہیلایا ہے اور وہ نشانات اور تاثیرات ختم نہیں ہوگئی ہیں بلکہ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے جو میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

زندہ نبی ہیں

اسلئے کہ آپ کی تعلیمات اور ہدایات ہمیشہ اپنے ثمرات دیتی رہتی ہیں - اور آیندہ جب اسلام ترقی کریگا تو اسکی یہی راہ ہوگی نہ کوئی اور - پس جب اسلام کی اشاعت کے لئے کبہی تلوار نہیں اٹہائی گئی تو اسوقت ایسا خیال ہی کرنا گناہ ہے - کیونکہ اب تو سبکے سب امن سے بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کافی ذریعے اور سامان موجود ہیں -

مجھے بڑے ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عیسائیوں اور دوسرے معترضین نے اسلام پر حملہ کرنے وقت ہرگز ہرگز اصلیت پر غور نہیں کیا - وہ دیکہتے کہ اس وقت تمام مخالف اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے درپے تھے اور سبکے سب ملکر اس کے خلاف منصوبے کرتے اور مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے - ان دکہوں اور تکلیفوں کے مقابلہ میں اگر وہ اپنی جان نہ بچاتے تو کیا کرتے قرآن شریف میں یہ آیت موجود ہے -

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اسوقت دیا گیا جبکہ مسلمانوں پر ظلم کی حد ہوگئی تو انہیں مقابلہ کا حکم دیا گیا اوس وقت کی یہ اجازت تھی - دوسرے وقت کے لئے یہ حکم نہ تہا - چنانچہ مسیح موعود کے لئے یہ نشان قرار دیا گیا -

یضع الحرب

اب یہ تو اسکی سچائی کا نشان ہے - کہ وہ لڑائی نہ کرے گا - اسکی وجہ یہی ہے کہ اس زمانہ میں مخالفوں نے بہی مذہبی لڑائیاں چھوڑ دی ہیں ہاں اس مقابلہ نے ایک اور صورت اور رنگ اختیار کر لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قلم سے کام لے کر اسلام پر اعتراض کر رہے ہیں عیسائی ہیں کہ انکا ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے اور ہر طرح کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اسلام سے بیزار ہو جائیں - پس اس کے مقابلہ کے لیے ہمیں قلم سے کام لینا چاہیے یا تیر چلانے چاہئیں اس وقت تو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو اس سے بڑھ کر احمق اور اسلام کا دشمن کون ہوگا؟ اس قسم کا نام لینا اسلام کو بدنام کرنا ہے یا کچھ اور - جب ہمارے مخالف اس قسم کی سعی نہیں کرتے حالانکہ وہ حق پر نہیں اور پہر کیسا تعجب اور افسوس ہوگا اگر ہم حق پر ہو کر تلوار کا نام لیں - اسوقت تم کسی کو تلوار دکہا کر کہو کہ مسلمان ہو جا ورنہ قتل کر دونگا - پہر دیکہو نتیجہ کیا ہوگا وہ پولیس میں گرفتار کرا کے تلوار کا مزا چکہا دے گا -

یہ خیالات سراسر بیہودہ ہیں ان کو سروں سے نکال دینا چاہیئے - اب وقت آیا ہے کہ اسلام کا روشن اور درخشاں چہرہ دکہایا جاوے یہ وہ زمانہ ہے کہ تمام اعتراضوں کو دور کر دیا جاوے اور جو اسلام کے نورانی چہرہ پر داغ لگایا گیا ہے اسے دور کرکے دکہایا جاوے - میں یہ بھی افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے جو موقع خدا تعالے نے دیا ہے اور عیسائی مذہب کے اسلام میں داخل کرنے کے لئے جو راستہ کہولا گیا تہا اسے ہی بری نظر سے دیکہا اور اس کا کفر کیا

زن نے اپنی تحریروں کے ذریعہ پورے طور پر اس طریق کو پیش کیا ہے جو اسلام کو کامیاب اور دوسرے مذاہب پر غالب کرنیوالا ہے میرے رسائل امریکہ اور یورپ میں جاتے ہیں خدا تعالے نے اس قوم کو جو فراست دی ہے - انہوں نے اس خداداد فراست سے اس امر کو سمجہ لیا ہے - لیکن جب ایک مسلمان کے سامنے میں انہیں پیش کرتا ہوں تو اس کے مُنہ میں جہاگ جاتی ہے گویا وہ دیوانہ ہے یا قتل کرنا چاہتا ہے حالانکہ قرآن شریف کی تعلیم تو یہی تہی

ادفع بالتی ھی احسن

یہ تعلیم اس لئے تہی کہ اگر دشمن بہی ہو تو وہ اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جاوے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سن لے - میں اللہ جل شانہ کی قسم کہاکر کہتا ہوں کہ میں اس کیطرف سے ہوں وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں - کذاب نہیں - اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بہی اور ان نشانات کو بہی جو اسنے میری تائید میں ظاہر ہوئے دیکہکر مجھے کذاب اور مفتری کہتے ہو تو پہر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو - کہ باوجود اس کے ہر روز افترا اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پہر اللہ تعالیٰ اسکی تائید اور نصرت کرتا جاوے - چاہیے تو یہ تہا کہ اسے ہلاک کرے مگر یہاں اسکو برخلاف معاملہ ہے - میں خدا کی قسم کہا کر کہتا ہوں کہ میں صادق ہوں اسکی طرف سے آیا ہوں مگر مجہے کذاب اور مفتری کہا جاتا ہے اور پہر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجہے نصرت دیتا ہے اور اس سے مجہے بچاتا ہے - اور پہر ایسی نصرت کی کہ لاکہوں انسانوں کے دلمیں میری محبت ڈالدی - میں اسپر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دیدو کہ وہ کذاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو - اور پہر خدا تعالیٰ نے اسکی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اسقدر عرصہ تک اسے زندہ رکہا ہو اور اسکی مرادوں کو پورا کیا ہو - دکہاؤ - یقیناً سمجہو کہ خدا کے مرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ ان کے لئے دکہاتا اور انکی تائید کرتا ہے - میں اپنے قول میں سچا ہوں اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکہتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے - کیا تم اتنا بہی نہیں کہ سکتے جو آل فرعون کے ایک آدمی نے کہا تہا

ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم

کیا تم یہ یقین نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ جہوٹوں کا سب سے زیادہ دشمن ہے - تم سب ملکر جو مجہہ پر حملہ کرو - خدا کا غضب اس سے کہیں بڑھکر ہوتا ہے پہر اس کے غضب سے کون بچا سکتا ہے - یہ آیت جو میں نے پڑی ہے اس میں یہ نکتہ بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں بعض پوری کر دیگا - کل نہیں کہا اسمیں حکمت کیا ہے ہاں حکمت یہی ہے کہ وعید کی پیشگوئیاں مشروط ہوتی ہیں وہ توبہ - استغفار اور رجوع الی الحق سے ٹل بہی جایا کرتی ہیں - پیشگوئی دو قسم کی ہوتی ہے ایک وعدہ کی جیسے فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم اہل سنت مانتے ہیں کہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں تخلف نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالے کریم ہے - لیکن وعید کی پیشگوئیوں میں وہ ڈراکر بخش بہی دیتا ہے اسلئے کہ وہ رحیم ہے -

بڑا نادان اور اسلام سے دور پڑا ہوا ہے وہ شخص جو کہتا ہے وعید کی سب پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں وہ قرآن کریم کو چہوڑتا ہے اسلئے کہ قرآن شریف تو کہتا ہے یصبکم بعض الذی یعدکم -

افسوس ہے بہت سے لوگ مولوی کہلاتے ہیں مگر انہیں نہ قرآن کی خبر ہے نہ حدیث کی نہ سنت انبیاء کی صرف بغض کی جہاگ ہوتی ہے اسلئے وہ دہوکہ دیتے ہیں - یاد رکہو الکریم اذا وعد وفی رحیم کا تقاضا یہی ہے کہ قابل سزا ٹہیرا کر معاف کر دیتا ہے اور یہ تو انسان کی بہی فطرت میں ہے کہ وہ معاف کر دیتا ہے ایک مرتبہ میرے سامنے ایک شخص نے بناوٹی شہادت دی اسپر جرم ثابت تہا وہ مقدمہ ایک انگریز کے پاس تہا - اسے اتفاقاً چٹہی آگئی کہ کسی دور دراز جگہ پر اسکی تبدیلی ہوگئی ہے وہ غمگین ہوا - جو مجرم تہا وہ بوڑہا آدمی تہا منشی سے کہا کہ یہ تو قید خانہ ہی میں مرجاویگا - اس نے بہی کہا کہ حضور بال بچہ دار ہے اسپر وہ انگریز بولا کہ اب مثل مرتب ہو چکی ہے اب ہو کیا سکتا ہے پہر کہا کہ اچہا اس مثل کو چاک کر دو - اب غور کرو کہ انگریز کو تو رحم آسکتا ہے خدا کو نہیں آتا؟

پہر اس بات پر بہی غور کرو کہ صدقہ اور خیرات کیوں جاری ہے - اور ہر قوم میں اسکا رواج ہے -

فطرتاً انسان مصیبت اور بلا کے وقت صدقہ دینا چاہتا ہے۔ اور خیرات کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ بکرے دو کپڑے دو۔ یہ دو وہ دو۔ اگر اس کے ذریعہ سے رد بلا نہیں ہوتا تو پھر اضطراراً انسان کیوں ایسا کرتا ہے؟ نہیں رد بلا ہوتا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ صرف مسلمانوں ہی کا مذہب نہیں بلکہ یہودیوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کا بھی مذہب ہے اور میری سمجھ میں روئے زمین پر کوئی اس امر کا منکر ہی نہیں جب کہ یہ بات ہے تو صاف کھل گیا کہ وہ ارادہ الٰہی ٹل جاتا ہے۔

پیشگوئی اور ارادہ الٰہی میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ پیشگوئی کی اطلاع نبی کو دیجاتی ہے اور ارادہ الٰہی پر کسی کو اطلاع نہیں ہوتی۔ اور وہ مخفی رہتا ہے۔ اگر وہی ارادہ الٰہی نبی کی معرفت ظاہر کر دیا جاتا تو وہ پیشگوئی ہوتی اگر پیشگوئی نہیں ٹل سکتی تو پھر ارادہ الٰہی بھی صدقہ خیرات سے نہیں ٹل سکتا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے چونکہ وعید کی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں۔ اسلئے فرمایا۔

ان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم

اب اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ بعض پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ٹل گئیں اگر میری کسی پیشگوئی پر ایسا اعتراض کیا جاتا ہے تو مجھے اس کا جواب دو۔ اگر اس امر میں میری تکذیب کرو گے تو میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تکذیب کرنیوالے ٹھہرو گے۔

میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ کل اہل سنت جماعت اور کل دنیا کا مسلم مسئلہ ہے کہ تضرع سے عذاب کا وعدہ ٹل جایا کرتا ہے کیا حضرت یونس علیہ السلام کی نظیر بھی تمہیں بھول گئی ہے؟ حضرت یونس کی قوم سے جو عذاب ٹل گیا تھا اسکی وجہ کیا تھی؟ درمنثور وغیرہ کو دیکھو اور بائبل میں یونہ نبی کی کتاب موجود ہے۔ اس عذاب کا قطعی وعدہ تھا مگر حضرت یونس کی قوم نے عذاب کے آثار دیکھکر توبہ کی اور اسکی طرف رجوع کیا خدا تعالیٰ نے اس کو بخشدیا۔ اور عذاب ٹل گیا ادھر حضرت یونس یوم مقررہ پر عذاب کے منتظر تھے لوگوں سے خبریں پوچھتے تھے۔ ایک زمیندار سے پوچھا کہ نینوہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا حال ہے تو حضرت یونس پر بہت غم طاری ہوا۔ اور انہوں نے کہا

لن ارجع الی قومی کذابا

یعنے میں اپنی قوم کیطرف کذاب کہلا کر نہیں جاؤں گا۔ اب اس نظیر کے ہوتے ہوئے اور قرآن شریف کی زبردست شہادت کی موجودگی میں میری کسی ایسی پیشگوئی پر جو پہلے ہی سے شرطی تھی اعتراض کرنا تقوے کے خلاف ہے۔ متقی کی یہ شان نہیں کہ بغیر سوچے سمجھے منہ سے بات نکال دے اور تکذیب کو آمادہ ہو جاوے۔

حضرت یونس کا قصہ نہایت .... دردناک اور عبرت بخش ہے اور وہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے اسے غور سے پڑھو۔

یہاں تک کہ وہ دریا میں گرائے گئے اور مچھلی کے پیٹ میں گئے۔ تب توبہ منظور ہوئی یہ سزا اور عتاب حضرت یونس پر کیوں ہوا؟ اس لئے کہ انہوں نے خدا کو قادر نہ سمجھا کہ وہ وعید کو ٹال دیتا ہے۔ پھر تم لوگ کیوں میرے متعلق جلدی کرتے ہو؟ اور میری تکذیب کے لئے ساری نبوتوں کو جھٹلاتے ہو؟

یاد رکھو خدا کا نام غفور ہے پھر کیوں وہ رجوع کرنیوالوں کو معاف نہ کرے؟

اس قسم کی غلطیاں ہیں جو قوم میں واقع ہوگئی ہیں انہیں غلطیوں سے جہاد کی غلطی بھی ہے مجھے تعجب ہے کہ جب میں کہتا ہوں کہ جہاد حرام ہے تو کالی پیلی آنکھیں نکال لیتے ہیں۔ حالانکہ خود ہی مانتے ہیں۔ کہ جو حدیثیں خونی مہدی کی ہیں وہ مخدوش ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس باب میں رسالے لکھے ہیں۔ اور یہی مذہب میاں نذیر حسین دہلوی کا تھا وہ ان کو قطعی صحیح نہیں سمجھتے۔ پھر مجھے کیوں کاذب کہا جاتا ہے؟

یہی بات یہی ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کا کام یہی ہے کہ وہ لڑائیوں کے سلسلہ کو بند کریگا اور قلم دعا۔ توجہ سے اسلام کا بول بالا کریگا۔ اور افسوس ہے لوگوں کو یہ بات سمجھ نہیں آتی اس لئے کہ جسقدر توجہ دنیا کیطرف ہے دین کیطرف نہیں دنیا کی آلودگیوں اور ناپاکیوں میں مبتلا ہو کر یہ امید کیونکر کر سکتے ہیں کہ ان پر قرآن کریم کے معارف کھلیں وہاں تو صاف لکھا ہے

لا یمسہ الا المطھرون

اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے؟ میرے آنیکی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بیدین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجایش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں۔ اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی حالت جو اسوقت ہے وہ پوشیدہ نہیں بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں انکی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہوگیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسکی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اس نے فرمایا تھا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

اگر اسوقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کیجاتی تو وہ اور کونسا وقت آئیگا۔ اب اس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقع پر ہوگئی تھی جس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

اس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتوان ہو جائیگا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ اس وعدہ حفاظت کے موافق اسکی نصرت کریگا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اس نے اسلام کی نصرت کی؟ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ میرا نام دجال اور کذاب رکھا جاتا ہے اور مجھ پر تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ اسلئے کہ یہ ضرور تھا کہ میرے ساتھ وہی سلوک ہوتا جو مجھ سے پہلے فرستادوں کے ساتھ ہوا تا میں بھی اس قدیم سنت سے حصہ پاتا۔

میں نے تو ان مصائب اور شدائد کا کچھ بھی حصہ نہیں پایا لیکن جو مصیبتیں اور مشکلات ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں آئیں اسکی نظیر انبیاء علیہم السلام کے سلسلے میں کسی کے لئے نہیں پائی جاتی۔ آپ نے اسلام کیخاطر وہ دکھ اٹھائے کہ قلم ان کے لکھنے اور زبان ان کے بیان سے عاجز ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے جلیل الشان اور اولوالعزم نبی تھے اگر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت آپ کے ساتھ نہ ہوتی تو ان مشکلات کے پہاڑ کو اٹھانا ناممکن ہو جاتا۔ اور اگر کوئی اور نبی ہوتا تو وہ بھی رہ جاتا۔ مگر جس اسلام کو ایسی مصیبتوں اور دکھوں کے ساتھ آپ نے پھیلایا تھا آج اسکا جو حال ہوگیا ہے وہ میں کیونکر کہوں

اسلام کے معنے تو یہ تھے کہ انسان خدا کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جاوے اور جسطرح ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے اسطرح مسلمان کی گردن خدا تعالیٰ کی اطاعت کیلئے رکھدی جاوے اور اس کا مقصد یہ تھا کہ خدا تعالیٰ ہی کو وحدہ لاشریک سمجھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اسوقت یہ توحید گم ہوگئی تھی۔ اور یہ دیش آریہ ورت بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ جیسا کہ پنڈت دیانند سرستی نے بھی اسکو تسلیم کیا ہے۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں ضرور تھا کہ آپ مبعوث ہوتے۔ اسی کا ہمرنگ یہ زمانہ بھی ہے جسمیں بت پرستی کے ساتھ انسان پرستی اور دہریت بھی پھیل گئی ہے اور اسلام کا اصل مقصد اور روح باقی نہیں رہا۔ اسکا مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اور مقصد یہ ہے کہ انسان رو بخدا ہو جاوے رو بدنیا نہ رہے اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کو دو حصے کئے ہیں اول حقوق اللہ دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اسکو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کیوجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شے۔ مسلمانوں کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہے انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفار کا مال ناجائز طور پر لینا بھی درست ہے خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ انکا مال لوٹ لو بلکہ یہانتک بھی کہ انکی بیویاں نکال لو حالانکہ اسلام میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں وہ تو ایک صاف اور مصفا مذہب تھا۔ اسلام کی مثال ہم یوں دیکھتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوت کو چاہتا ہے اسیطرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایکدوسرے کیساتھ ہمدردی ہو وہ جھگڑا

اخبار وطن اور اشاعتِ کفر

مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن کی حرکتِ مذبوحی ناظرین دیکھ چکے ہیں یعنی گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں ان کی چٹھی کو مع اپنے ریمارکس کے چھاپ دیا ہے مگر مولوی انشاء اللہ خان صاحب کو اب شاید سانپ سونگھ گیا ہے کہ وہ اس کے جواب میں کچھ بھی نہیں بولتے لیکن یہ خیال انکا غلط ہے کہ وہ اسطرح پر اس اشاعتِ کفر کے داغ کو چھپا لیں گے۔ وہ یاد رکھیں کہ انہیں ننگا کر کے پبلک کے سامنے کھڑا کر دیا جاویگا اگر وہ اس سے توبہ نکریں گے اور اس خطرناک گناہ کا کفارہ ندیں گے۔

کھلی چٹھی شائع کرنے کے بعد مجھے مسلمان معاصرین پر افسوس ہوا تھا کہ انھوں نے اظہار حق سے محض اس بنا پر بے پرواہی کی کہ ایڈیٹر وطن کی مخالفت کرنی پڑتی تھی۔ ایسے یار فروش مسلمان اخبار نویسوں کو خدا سے ڈرنا چاہئے کہ کتمان حق کے لئے وہ بھی عتاب الٰہی کے نیچے نہ آجاویں۔ خصوصیت سے روزگار۔ وکیل۔ اور کرزن گزٹ۔ اہل فقہ۔ النجم وغیرہ اسلامی اخبارات پر سخت افسوس ہے کہ انہوں نے اب تک اس معاملہ پر کچھ نہیں لکھا۔ اور اسکی وجہ بجز اسکے کچھ نہیں۔ کہ وطن کا ایڈیٹر انشاء اللہ خان ہے

میں عنقریب وہ فتویٰ شایع کرونگا جو انشاء اللہ خان صاحب کی اس کارروائی کے متعلق علماء دین گے۔ فی الحال میری کھلی چٹھی پر معاصرین نے جو کچھ لکھا ہے اسے شایع کیا جاتا ہے۔

(روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ایڈیٹر وطن کی اشاعتِ کفر

عنوان بالا سے ایک طویل کھلی چٹھی چھاپ کر ایڈیٹر الحکم نے ایڈیٹر وطن پر الزام لگایا کہ وہ سر ولیم میور مشہور مخالف اسلام اور دوسرے متعصب پادریوں کی تصانیف محض منافع کے لالچ سے مسلمانوں میں پھیلاتا ہے اور اس طرہ یہ کہ باوجود اعلان رعایت اُن کی قیمت معمولی کتب فروشوں سے بہت زیادہ چارج کرتا ہے۔ چاہئے تھا کہ ایڈیٹر وطن اپنے اخبار میں اس کا جواب دے کر اپنی پوزیشن صاف کرتا۔ مگر عام توقع اور فرض منصبی کے خلاف اُس نے ایڈیٹر الحکم کو ایک کارڈ لکھ کر اُس کی ذات پر بعض رکیک و ناگوار حملے کرنے کے بعد فروخت کتب مذکورہ کے متعلق یہ عذر پیش کیا کہ اُس میں مخالفین کے خیالات سے اہل اسلام کو واقف بنانے اور اُن سے اعتراضات کے جواب لکھوانے کی غرض مدنظر رکھی گئی ہے جو ایڈیٹر الحکم نے ایک تازہ مضمون میں اس عذر لنگ کے خوب بخئے اُدھیڑے اور اشتہار کی عبارت سے ثابت کیا کہ اُس میں کتابوں کے از سر تا پا دین اسلام کی مخالفت اور جناب رسالتمآب کی اہانت سے معمور ہونے کا کہیں ذکر تک نہیں بلکہ عنوان اشتہار سے اُنکی تعریف کا مفہوم نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں منصف مزاجوں کے نزدیک جوابات لکھوانے کا عذر اس لئے بھی مقبول نہیں ہو سکتا کہ اُن کتب کی کافی تردید پہلے کی جا چکی ہے اور لایق عیسائی علماء تک مصنفین کو اُن کی لغویت و بیہودگی پر ملامت کر چکے ہیں۔ نظر بریں جلد تعلیم یافتوں کو اُن کے مطالعہ سے بجز ملال و بد عقیدگی کے رتی بھر بھی مفاد متصور نہیں۔ نیز اگر یہ فروخت اسلامی خدمت میں داخل ہو تو بائبل سوسائیٹی اس کو بہتر طریق پر اسے ادا کر رہی ہے۔ پھر قیمت کی زیادتی کا الزام بدستور قایم رہتا ہے جو ایک ہمدردیٔ قوم و خدمتِ دین کا دعوےٰ چکنے چپڑے لفظوں میں کرتے رہنے والے کیلئے سخت نازیبا ہے۔

معزز ہمعصر زمیندار کی رائے

معزز ہمعصر زمیندار نے یکم اکتوبر ۱۹۰۶ء کی اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا جسکو میں ذیل میں درج کروں گا۔ اسکے بعد انھوں نے ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے زمیندار میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ لیکن میں صاف طور پر کہوں گا کہ مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے تعلقات کا کسی حد تک انہوں نے لحاظ ضرور کیا ہے۔ میں تو مولوی انشاء اللہ خان صاحب پر کفر کا فتویٰ نہیں دیتا ہاں میں انکی اس فعل کو اشاعتِ کفر ضرور قرار دیتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ انکی یہ تجارت

فما ربحت تجارتھم

کی مصداق ہے۔ فتویٰ دینا میرا کام نہیں اور میرے فتوے کو عام مسلمان شاید ایک احمدی کا فتویٰ قرار دیکر مانیں بھی نہیں۔ اسلئے میں نے ایک استفتاء طیار کیا ہے جو علماء اسلام خصوصاً انجمن مستشار العلماء لاہور کے سامنے پیش کیا جاوے گا۔ جس کے مولوی صاحب غالباً ممبر ہیں۔ پھر اس فتویٰ کو دوسرے علماء کے سامنے پیش کر کے شایع کر دیا جاویگا۔ میں معزز ہمعصر زمیندار کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ان تعلقات دیرینہ کی بناء پر جو انہیں مولوی انشاء اللہ خان صاحب کے ساتھ ہیں انہیں مجبور کریں کہ وہ ان کتابوں کو اپنے سٹاک سے نکال دیں اور جسقدر جلدیں انہوں نے فروخت کی ہیں انکی قیمت لوٹا دیں۔ اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کریں۔ ازاں بعد میں ان کی دوسری حرکت بے جا اور دخل در شریعت کو پیش کرونگا جس سے مسلمانوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مولوی انشاء اللہ خان اسلام کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں۔

اب میں وہ دونوں مضمون نقل کر دیتا ہوں۔

کیا مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب بھی کافر ہو گئے

ایڈیٹر "الحکم" قادیان نے ۱۷ ستمبر کے پرچہ میں ایڈیٹران اخبار کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کی ہے جسمیں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا ہے۔ کہ مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر وطن لاہور اسلامی دشمن اور قومی غدار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے سر ولیم میور کی اُن تصانیف کی اشاعت و فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لیکر قومی ٹریٹر کا کام کیا ہے جو سر ولیم نے اسلام کی مخالفت میں لکھی تھیں اور جنمیں اسلام اور بانیٔ اسلام کی ذات پاک کے خلاف دل کھولکر زہر اگلا ہوا ہے۔ الحکم یہ بھی لکھتا ہے کہ پادری لوگ یہ کتابیں بعض اوقات مفت اور بعض اوقات سستے داموں بیچتے ہیں۔ مگر مولوی صاحب ان کتابوں کو دوگنی قیمت پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر رہے ہیں۔

امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب وطن بہت جلد اسکا جواب شایع کر کے معاملہ کی اصلیت کو پبلک پر ظاہر کر دینگے ہمیں مشکل سے یقین آسکتا ہے کہ وطن سے جیسے جوشیلے اسلامی اخبار کے ایڈیٹر سے ایسا فعل سرزد ہو۔ ہم نے وطن میں ان کتابوں کا اشتہار بھی کبھی نہیں دیکھا۔ (زمیندار یکم اکتوبر)

ایڈیٹر وطن پر الحکم کا اعتراض

یکم اکتوبر کی اشاعت میں ہم نے مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر وطن پر ایڈیٹر الحکم قادیان کا کفر کا فتویٰ ملخصاً درج کر کے لکھا تھا کہ ہمیں مشکل سے یقین آسکتا ہے کہ وطن جیسے جوشیلے اسلامی اخبار کے ایڈیٹر سے ایسا فعل سرزد ہو ہم نے وطن میں ان کتابوں کا اشتہار بھی کبھی نہیں دیکھا اس کے متعلق مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب ہمیں مندرجہ ذیل مراسلت بھیجتے ہیں جسے ہم حسب منشاء مولوی صاحب درج اخبار کرتے ہیں۔

مولوی محمد انشاء اللہ خاں صاحب کے ہمارے بڑے قدیمی تعلقات ہیں آنکے والد بزرگوار مولوی انعام اللہ خانصاحب مرحوم گوجرانوالہ اور کرنال کی ڈسٹرکٹ انسپکٹری کے زمانہ میں ہمارے خاص اور بے تکلف مہربان بلکہ بھائی تھے اسوجہ سے ہمیں اُن کے خلف الرشید مولوی محمد انشاء اللہ خانصاحب سے خاص محبت ہے۔ اور ہم اُن کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ منشی یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم سے ہمیں ذاتی نیاز کی عزت حاصل نہیں اور نہ ہم اُن کے اعتقادات کے قایل ہیں لیکن اول الذکر کی محبت اور آخر الذکر کی مغائرت ہمیں ایک مذہبی معاملہ میں سچ کہنے سے روک نہیں سکتی اور ہم دونوں صاحبوں سے معافی کے خواستگار ہو کر اپنی رائے دیانت داری سے ظاہر کرنا فرض سمجھتے ہیں۔

ہم اہل قبلہ کی تکفیر کو گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں اور اس لئے منشی یعقوب علی صاحب نے جو کفر کا فتویٰ مولوی انشاء اللہ خانصاحب پر جڑا ہے اُسے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب تک مولوی انشاء اللہ صاحب صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ کے قایل ہیں کسی مسلمان کا حق نہیں کہ اُنہیں کافر کہہ سکے۔

لیکن ہمیں مولوی انشاء اللہ صاحب کے اس طرز عمل پر بھی اعتراض ہے کہ سر ولیم میور کی کتابیں مسلمانوں میں رواج پائیں ہر ایک مسلمان مولوی انشاء اللہ خان نہیں اور ممکن ہے کہ ان تحریرات کو دیکھکر کوئی مسلمان لغزش کھا جائے۔ حضرت عمرؓ ایک دفعہ انجیل پڑھ رہے تھے کہ رسول کریم نے دیکھ لیا اور غضب آلود ہو کر فرمایا کہ کیا تمہیں قرآن مجید کافی نہیں۔ پس حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم جیسی بزرگوں کی لغزش کا احتمال ہوا تو بہ ماوشما چہ رسد حالانکہ توریت و انجیل سے اسلام کی تائید ہوتی ہے اور میور صاحب کی تصنیفات میں اسلام کے خلاف زہر اگلا ہوا ہے حضرت اقدس مرزا صاحب اور ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو میور کی کتابیں منگانے اور پڑھنے اور عام لوگوں کو ان کتابوں کو دیکھنے یا سننے میں زمین و آسمان کا فرق ہے اُنکا منشاء تردید یا ازالۂ اعتراض ہے۔ مگر عام لوگوں کو اور بالخصوص اکثر انگریزی خوانوں میں ان اعتراضوں کی تردید کی استطاعت نہیں اور اسلئے خطرہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو دیکھ کر بھٹک جائیں ہاں اگر مولوی انشاء اللہ صاحب ان کتابوں کے ساتھ انکی تردید بھی شایع کر دیا کریں تو میور کی کتابوں کی اشاعت نہ صرف ایک جائز امر بلکہ ثواب ہے۔ پس نہ ڈگری بحق منشی یعقوب علی۔ مگر خرچہ (یعنی فتویٰ کفر) کا دعویٰ خارج۔ گو منشی یعقوب علی صاحب ڈگری تو لیلیں مگر خرچہ کی نسبت ہمارا فیصلہ نہ مانیں کیونکہ جب ہم اُن کے اعتقادات سے متفق نہیں تو اُنکی دانست میں ہم بھی کافر ہیں۔ (زمیندار ۱۶ اکتوبر)

(باقی آیندہ)

کیا عورتیں کم عقل رہیں؟

یوں تو آریہ سماج کی ہدایتیں جو آریہ پرشوں پرشانیوں کے لئے تجویز کیگئی ہیں ایسے نرالی اور ایک دوسرے سے نمبر کہانیوالی ہیں کہ انکی نظیر دوسری جگہ تلاش کرنا عبث ہے مگر بعض ہدایتیں اس قسم کی بھی ہیں کہ انپر عمل درآمد نہایت ہی مشکل ورکٹھن ہے۔ مگر چونکہ وہ ہدایتیں بقول سوامی جی مہاراج فائدہ سے مملو ہیں اسلئے ممکن ہے کہ انپر عمل درآمد کرنے کے لیے ہر ایک پُرش وپرشانی کے مُنہ سے رال ٹپک پڑے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ بعض امور اور احکام سوامی جی نے اس قسم کے پیش کئے ہیں کہ مرد تو جبراً و قہراً اسپر عمل کر بھی سکتا ہے مگر عورت کا اسپر عمل کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکلنا۔ وجہ یہ کہ عورتیں ہوش سنبھالتے ہی یعنی جوانی کے عالم میں قدم رکھتے ہی ایسی تعلیم وتربیت کے ڈھنگ میں ... انپر کسی طرح بھی عمل نہیں کرسکتیں اور اگر بفرض محال کریں بھی تو وہ اپنی نشست وبرخاست بیٹھے سہیلیوں اور ہمسایوں میں کمال بے وقری کا نشانہ بنیں گی اور کہ انپر اکثر انکی ہمنشین مذاق اور تمسخر سے بھی فرق نہیں کریں گے تو اب اس صورت میں کمال مشکل ہوگی کہ آیا وید کی آگیا پالن کیجاوے یا ہمسایوں اور ہمنشینوں کا مذاق اور ٹھٹھا سنا جاوے ہماری رائے میں آریہ سماج میں جو بڑے بڑے اور بڑائی کا دم مارنے والے ہیں وہ اسپر کچھ خامہ فرسائی کرکے اس کے حسن و قبح پر لکھتے تو بہتر تھا کیونکہ ایسے ایسے امور کا جو مشکلات میں سے ہیں قلع قمع ہونا نہ صرف سوسائٹی کے لحاظ سے ہی واجب ہے بلکہ اخلاق اور تمدن کیلئے بھی ضروری اور لابدی ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ ان امور پر توجہ کرکے ان مشکلات کے پہاڑ کو پاش پاش کیا جاتا تاکہ آئے دن بیچارہ دہرمپال آریہ سماج کی موت اور زندگی کا راگ نہ گاتا آریہ سماج چونکہ عملی حالت میں دوسری تمام قوموں سے پیچھے ہے اس لئے اس بیچارہ کو رونا رونا پڑا اور اقرار کرنا پڑا کہ آریہ سماج عملی حالت میں بالکل ناکام اور نامراد ہے اگرچہ یہ ایک الگ سوال ہے کہ آریہ سماج کن کن حکموں پر چل سکتی ہے؟ اگرچہ حکموں کا تو تار باندھا گیا ہے مگر انپر چلنا بہت مشکل ہے جیسا کہ ہم نے مفصل ذکر انوار الاسلام سیالکوٹ نمبرہ جلد ۲ ماہ مئی کے اس مضمون میں کیا ہے جس کا عنوان "ویدک تعلیم فطرتی ضروریات کے لئے ناکافی ہونا" ہے چنانچہ ہم نے اس مضمون میں ثابت کردیا ہے کہ آریہ سماجی ویدک احکام پر ہرگز ہرگز نہیں چل سکتے ہیں خیر وہ ثبوت تو ناظرین کو رسالہ انوار الاسلام کو دیکھنے کر معلوم ہوسکتا ہے مگر اس مضمون میں ہم ناظرین کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ سوامی جی کے دوسرے احکام کیا کچھ خوبی رکھتے ہیں۔ اور ان پر کہاں تک عمل درآمد ہوسکتا ہے۔

سوامی جی مہاراج چونکہ داڑھی اور مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ صاف رکھا کرتے تھے اس لئے انکو اسبات کی خاص ضرورت تھی کہ اپنے اس فعل کے واسطے کوئی ویدک سند بھی حاصل کریں نیز یہ کہ دوسروں کو بھی اس قبیح رسم کیطرف متوجہ کرکے اپنا جتھا بنا کر سنسار کی رونق کو دوبالا کریں بنابریں سوامی جی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۸۴ سملاس ۱۰ میں یوں نصیحت فرمائی ہے کہ "گرم ملک میں داڑھی مونچھ سر کے بال ہمیشہ منڈوانے رہنا چاہیے۔ اس سے عقل کم ہو جاتی ہے داڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا اچھا نہیں ہوتا اور جوئیں بھی بالوں میں رہجاتا ہے۔"

اس حکم اور نصیحت سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ سر کے بال معہ چوٹی کے منڈوانے والے کے بغیر جسقدر آریہ مہاشے اس برٹش انڈیا میں سکونت پذیر ہیں کہاں تک وے عقل سے حصہ رکھتے ہیں؟ کیونکہ سوامی جی مہاراج پر اس امر میں تو ہم کسیطرح بھی بدظنی کر سکتے ہی نہیں کہ انہوں یوں ہی گپ ہانک دی کہ "اس سے عقل کم ہو جاتی ہے"۔ آخر تجربہ نے اسبات کو انپر واضح کیا ہوگا کہ دراصل یہ داڑھی اور مونچھیں وبال جان ہونے کے علاوہ کم عقلی کا بھی پورا پورا سامان ہیں اسلئے یہ حکم دیا گیا کہ گرم ملک میں داڑھی اور مونچھ اور سر کے بال معہ چوٹی کے صفاچٹ کراکر عقل کے مادہ کو وسیع کیا جاوے۔ ہماری رائے میں بار بار منڈانے سے بہتر یہ ترکیب تھی کہ کوئی ایسی دوائی استعمال کی جاوے کہ جس سے بال پھر لوٹ کر پیدا ہی نہ ہوں تاکہ آئے دن کے منڈوانے سے خلاصی ہو بلکہ یہ بات ممکن بلکہ قرین قیاس بھی ہے کہ کسی وقت سر کے بال منڈوانے میں دیر لگ جاوے اور اس دیری میں انکی عقل کو داغ نہ لگ جاوے۔ غرضیکہ یہ ایک ویدک حکم تھا جسکو سوامی جی مہاراج نے نصیحتاً آریہ پرش وپرشانیوں کے لئے پیش کیا گر آریہ سماجیوں کو جیسے اسطرف توجہ کرنیکی ضرورت تھی وہ ہرگز نہیں کی اس لئے ہم کو کمال تعجب ہوتا ہے کہ جب یہ غلط کار فریب خوردہ قوم موٹی موٹی باتوں پر عمل نہیں کرسکتی تو باریک باتوں پر کیسے عمل کرسکے گی؟ اور یہ ظاہر ہے کہ برٹش انڈیا کا علاقہ باستثنا پہاڑوں کے گرم ملک میں داخل ہے اسلئے یہاں کے تمام کے تمام آریہ پرشوں کو یہ فعل کرنا ضروری اور اشد ضروری تھا مگر آریہ سماجی اس چھوٹے سے حکم اور نصیحت پر بھی عملدرآمد نہیں کرسکتے ہیں اور ناحق ناروا اپنی سوسائٹی کے مخالفوں و معاندوں کو یہ موقع دیتے ہیں کہ وے انکی ہر ایک اعتراض کے وقت جو وہ دوسرے مذاہب پر کرتے ہیں صرف دو لفظ کا جواب دیکر آریہ سماجیوں کا قافیہ تنگ کیا کریں وہ اسطرح پر کہ چونکہ عقل بجز اس کے آسکتی ہی نہیں کہ جبتک سر کے بال معہ چوٹی کے گرم ملک میں صفا نہ کئے جاویں مگر آریہ سماجیوں کی کثرت اسطرف ہے کہ نہ تو مونچھیں منڈواتے ہیں اور نہ سر کے بال معہ چوٹی کے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو داڑھی اور مونچھیں بھی رکھا کرتے ہیں لہذا یہ تمام کے تمام حسب تجویز اور فرمان شری سوامی جی مہاراج کم عقل ہیں یا یہ کہ ان لوگوں کی عقل بسبب نہ منڈوانے سر کے بال معہ چوٹی کے کم ہو گئی ہے پس ہر ایک ایسا شخص جو آریوں کے سوالوں کا جواب دینے کو مستعد ہو اس کا اول فرض یہ ہے کہ آیا اعتراض کرنیوالا آریہ مہاشہ سر کے بال معہ چوٹی کے صفاچٹ کرائی ہے کہ نہیں اگر صفاچٹ کرائے نہ ہووے تو اس کے اعتراض غور کے قابل نہیں کیونکہ وہ سوامی جی کے فرمودہ کے بموجب کم عقل ہو چکا ہے اس لئے اسکا اعتراض محض فضول اور بچوں جیسی گپ ہے۔ اسلئے چاہیے کہ ایسے معترض صاحب سے کہدیا جاوے کہ چونکہ سوامی جی کے فرمودہ کے بموجب آپ عقل سے محض کورے معلوم ہوتے ہیں لہذا آپ پہلے اپنی عقل کا بندوبست کریں بعد کو اعتراض کر لیجیے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ اگر سر کے بال معہ چوٹی کے نہ منڈوانے سے عقل کم ہو جاتی ہے تو علاوہ اس بات کے کہ آریہ سماج میں بہت سے ایسے وجود موجود ہیں جنکی عقلیں کم ہو گئی ہیں بسبب نہ منڈوانے سر کے بال معہ چوٹی کے عورتیں تو بالکل بے عقل ہو نگی کیونکہ انکی عقل کی صفائی یا انکی عقل میں کمی تو اسدن سے واقع ہو گئی جبدن سے انہوں نے سر کے بال رکھوانا شروع کردیے بقول سوامی جی مہاراج۔ مردوں میں تو فیصدی بیشک ایسے فرد نکل آ دینگے جو سر کو بال صفا کرتے رہتے ہیں اور وہ بھی اکثر مسلمان تو نہیں چنانچہ لاہور میں نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ مگر عورتیں تو تمام کی تمام سر کے بال رکھنے والی ہیں یعنی عورتوں میں کوئی بھی ایسی نہیں ہوگی کہ سر کے بال کو عقل کے خاطر صفا یا کرائی ہوں پس سوامی جی کے اصول کے بموجب یہ ثابت ہونا مشکل ہو گیا کہ عورتیں عقل والی ہیں پھر جبکہ سوامی جی کے حکم سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ عورتیں بوجہ اسکے کہ سر کے بال نہیں منڈواتیں کم عقل ہو گئی ہیں تو ان کو مردوں کے برابر بیان کرنا کہاں تک ...

... کہانا ہو؟ ہم ایک غرض سے آریہ پرشوں کی انجمن کا ملاحظہ ... کررہے ہیں کہ وہ اسبات پر بڑا زور دیتے ہیں کہ مرد اور ... عورتوں کے حقوق و مدارج برابر ہونی چاہیے مگر سوامی جی ... نے جو عقلمند اور ودوان ہونیکا علاج بتلایا ہے جسکے ... عدم سے محض بے عقلی ثابت ہوتی ہے اسکیطرف مطلق توجہ ... نہیں کیجاتی جس صورت میں کہ عورتیں بسبب نہ منڈوانے ... سر کے بالوں کے اپنی اپنی عقل کو کم کرچکی ہیں تو انکی برابری ... ایک ایسے شخص کو جو اگرچہ سارے سارے سر کے بال معہ ... چوٹی کے نہ منڈواتا ہے تو کترواتا تو ضرور ہے کہاں ... سخت ظلم اور بے انصافی ہے۔ کیا کوئی اسقدر سوامی ... بات پر بھی غور نہیں کرسکتا کہ عقل مند کے ساتھ بے عقل ... یا کم عقل کی کیا دال گل سکتی ہے؟ پس کون ایسا ... جو سوامی جی کی گول منطق کا تو قایل ہو اور عورتوں ... مردوں کی برابر خیال کرے۔ علاوہ ازیں ایک یہ بھی بات ... قابل غور ہے کہ اکثر مرد سر کے بال سارے نہیں منڈوا ... تو کترواتے تو ضرور ہیں اسوجہ سے بھی اگر یہ وجہ معقول ... کسیقدر عقل کا حصہ مرد حاصل کرسکتے ہیں۔ اگرچہ ... عاقل بننے کے لئے تو بموجب اصول سوامی جی مہاراج ... کو سارے سر کے بال معہ چوٹی کے صفاچٹ کرانی ہی ضرور ... ہیں اگر عورتیں تو یہ فعل کرنے سے کوسوں بھاگتی ہیں ... پس بموجب اصول سوامی جی مہاراج عورتیں بالکل ... عقل سے کوری ہیں اسلئے وہ اس قابل ہرگز ہرگز ... نہیں کہ انکو مردوں کے برابر حقوق و مدارج عنایت ... کئے جاویں۔

تعجب تو یہ ہے کہ پنڈت دیانند ایک عجیب قسم کا ... گذرا ہے کہ اسکو دل سے ہر ایک بات نرالی ہی نکالنی ... رہی ہے اولاد اور شہوت فرد کرنے کے لئے ایسا ناپاک ... تجویز کیا کہ جس سے اخلاق اور غیرت کا ستیاناس ہو ... مردوں اور عورتوں کو خوبصورت بنانے اور ان ... کو دوبالا کرنیکی یہ تجویز اس کے خیال میں آئی کہ داڑھی ... اور مونچھ اور سر کے بال معہ چوٹی کے صفاچٹ کرائی ... اور جیسا کہ نیوگ کے مسئلہ میں اولاد کا ڈھکوسلا لگا کر لوگوں ... گمراہ کرنا چاہا ویسا ہی ان میں کم عقلی اور عقلمندی ... ڈھکوسلا لگا کر اور بھی گمراہ ہونے اور خوبصورت بننے کی ... ترغیب دی۔ شاباش! شاباش!! شاباش!!! ... خیر ایسے ایسے نسخے سوامی جی کے چیلوں کو مبارک رہیں ... کیونکہ آریہ سماجی بڑے فخر سے ان کو قبول کرکے انکی ... اپنے دلوں میں رکھتے ہیں مگر اسپر ہمارا بڑے سے بڑا سوال ... یہ ہے کہ اگر سر کے بال منڈوانے کی بغیر کم عقلی دور نہیں ہو ... تو کیا عورتیں بھی سر کے بال منڈوا کر عقلمند بننے کی ... کریں یا کم عقل ہو کر مردوں کے برابر حقوق لینے اور حا... ... کرنے سے محروم رہ کر نامرادی اور ناکامی کا سیاہ ... اوڑھیں؟ کیا اس کا کوئی معقول جواب ویدک ... یا محض گپوڑے ہانکنا آتا ہے؟

خاکسار محمد حسین از لاہور چھاؤنی۔

سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۳۴ **امرتسری منکر کو دعوت** مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

جز محمدؐ کے کس کو فرمایا؟
کوئی جھوٹا نبی اگر بن جائے
جھوٹے الہام وہ بنایا کرے
ساری دنیا میں گو کرے شایع
پیشگوئی کرے تحدی سے
تجھکو غالب کروں گا میں سب پر
گو وہ اس بات سے نہ باز آئے
ایسے لوگوں سے سُن لو دیوانو
ہاں محمدؐ کے جھوٹ کہنے پر
کوئی پوچھے اے حق سے بیگانو
جھوٹے نبیوں سے یہ رعایت ہو
ہے اگر یہ قضیۂ شخصی
ہاں فضیلت کی باندھکر پگڑی

کہ خدا اس کو جلد دے گا مار
اور رسالت کو اپنی دے وہ پکار
ہوویں گمراہ جس سے لوگ ہزار
ہوں نبوت کا میں ہی بس حقدار
کہ خدا مجھ سے کہتا ہے ہر بار
ہوں گے دشمن ترے ذلیل اور خوار
وحی حق کا رہے وہ ٹھیکیدار
کچھ خدا کو نہیں ہے غیرت و عار
ہے وہ قطع الوتین پر طیار
یہ خدا نے کہاں کیا اقرار؟
اور محمدؐ سے ایسا دل میں غبار؟
اسپہ کیونکر دلیل کا ہے مدار؟
کیجیئے اس کے کچھ بیاں اسرار

سے میں حجت تمام کرتا ہوں
کھول اپنا مقدمہ تفسیر
نام تفسیر کا ثنائی ہے
قاعدہ یہ خدا کا ہے جاری
قتل ہوتا ہے مدعی کاذب
اپنے دعوی کی اور کی تائید
پھر مقابل میں آکے مرزا کے
چھوڑ بیٹھا تو قول کو اپنے
مان کر اس کو قاعدہ کلی
پھر اثبات صدقِ پیغمبرؐ
چونکہ مرزا بروز احمدؐ ہے
ہیں نصاریٰ یہود کے بھائی
میں بھی اس قاعدہ کو اب لیکر

ایسی چوٹ جائے جس سے تُجھکو بخار
جلد اوّل کی پڑھ⊕ دلیل چہار
جسمیں تیرا ہے صاف اقرار
تجربہ ہو چکا ہے جو ہر بار
جانب رب سے پا چکا یہ قرار
دو نظیروں⊕ کو اسمیں لکھکر یار
بڑھ گئی کیا تجھے یہ اب پھٹکار
کیوں کہا پہلی بات سے انکار
بمقابل یہود اور کفار
صدق کا رکھا اسپہ دار و مدار
اور منکر سب اس کے ناہنجار
حسب فرمان سیدالابرار
پوچھتا تجھ سے ہوں کہ اے بدکار

(بقیہ حاشیہ نمبر ۳۴ صفحہ ۱۰) اتنا تو آپ کو بھی مسلم ہے کہ یہ کلام آنحضرت صلعم کے حق میں ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر رسول صلعم ہمارے اوپر کچھ جھوٹ بنا کر لاوے تو ہم اسکی رگ حیات کاٹ دیں اور تم میں سے کوئی اس کو ہم سے نہ بچا سکے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کلام شرطیہ مخصوص برسول صلعم سے نتیجہ اور فائدہ کیا مترتب ہوتا ہے جبکہ ایک مفتری علے اللہ جھوٹا مدعی نبوت بھی افترا علے اللہ کرکے قطع الوتین سے بچکر اپنی طبعی موت سے مرتا ہے تو پھر آنحضرت صلعم کی یہ دلیل کیا ہوئی جسمیں اسکا غیر بھی اسیطرح شریک رہا۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی یوں کہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ جھوٹ بولے تو ضرور اسکی رگ حیات کاٹ ڈالی جاویگی اور وہ ہرگز نہیں بچایا جا سکتا مگر غزنوی یا بوپڑی یا بٹالوی اگر جھوٹ بولیں تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ پس اس کے مطابق ثناء اللہ کا زندہ رہنا اور رگ حیات نہ کاٹے جانا تو اس بات کی دلیل ہو جاوے کہ اس نے جھوٹ نہیں بولا اور طبعی موت سے اس کا مرنا اس کے صدق کی دلیل ہو اور غزنوی بوپڑی بٹالوی کا رگ حیات نہ کاٹا جانا اور طبعی موت سے انکا مرنا ان کے لئے کذب کی دلیل ہو جاوے۔ یہ ترجیح بلا مرجح فاضلانہ تدبر اور مولویانہ تخیل دماغ کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ ایک صاف اور سیدھی بات ہے کہ جبکہ ایک جھوٹا مدعی نبوت و وحی و رسالت بھی باوجود افترا علے اللہ کرنیکے زندہ رہکر طبعی موت سے مرتا ہے اور ایک صادق مدعی نبوت و رسالت بھی زندہ رہکر طبعی موت سے مرے تو پھر صادق اور کاذب میں مابہ الامتیاز کیا امر ہوا اور صادق کو کاذب پر ترجیح کیا ہوئی اور اسمیں صادق کی خصوصیت کسطرح ہوگئی تعرف الاشیاء باضدادھا ایک قاعدہ مسلمہ و مشہور ہے یعنی ہر شے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ اور صداقت کی ضد کذب ہے۔ اسمیں جب ہی تمیز ممکن ہے جبکہ کوئی امتیازی نشان ایسا جسکو خواندہ ناخواندہ ہر شخص سمجھ سکے دونو میں قائم ہووے جبکہ کاذب بھی زندہ وسلامت اسیطرح کام کرتا رہتا ہے جسطرح صادق زندہ رہکر کرتا ہے تو کوئی فرق دونوں میں نہیں ہے۔ مثلاً ایک جھوٹا مدعی تحصیلداری کا بھی برابر مقدمات کرتا کسی کو سزا دیتا کسی کو جرمانہ کرتا کسی کو معاف کرتا رہتا ہے اور اسکے سزا یافتہ برابر جیل میں داخل کرائے جاتے ہیں اور اہل جرمانہ سے جرمانہ بھی وصول ہوتا رہتا ہے اور ایک سچا تحصیلدار بھی اسیطرح اپنا کام انجام دیتا ہے تو بھلا سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا کہنے کی دلیل کیا ہے اور ایسا کہنے کو کسی حق کیا حاصل ہے۔ اور ایسی گورنمنٹ جسمیں سچا اور جھوٹا ایک ہی لائن پر سوار ہو کر برابر بلا روک ٹوک چل رہے ہوں اندھی گورنمنٹ یا اندھا راجہ اور بیداد نگری کی مصداق نہیں ہے تو کیا ہے؟

خدا تا او ستمگر دراز رسن نہ کرے
ستم کے توڑ ہے قابل خدا وہ دن نہ کرے

نوٹ ⊕ مولوی ثناء اللہ فاضل امرتسری نے تفسیر ثنائی جلد اول مطبوعہ بار دوم کے صفحہ ۱۶ میں آنحضرت صلعم کی نبوت کی دلیل چہارم بمقابلہ منکرین نبوت محمدیہ یہود و نصاریٰ مندرجہ ذیل بیان کی ہے جو بلا کم و کاست ہم ذیل میں نقل کرکے فاضل پر اتمام حجت کرتے ہیں کیونکہ اس دلیل میں نامبردہ نے کاذب مدعی نبوت کا قتل کیا جانا اور ہلاک ہونا اٹل قانون الٰہی قرار دیا ہے۔ دروغگو را حافظہ نباشد کا مصداق بن کے اگرچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۰ پر حضرت اقدس علیہ السلام کے بارہ میں جواب دیتے وقت لکھ مارا ہے کہ "عام مفتریاں کے لئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں" مگر اخبار میں دکھانے کے دانت اَور ہیں اور تفسیر میں کھانے کے اَور۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو غیبی طور سے ہم کو یہ مضمون تفسیر کا مل گیا۔

نقل دلیل چہارم بتصدیق نبوت آنحضرت صلعم از مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۶ مطبوعہ بار دوم

"توریت کی پانچویں کتاب استثنا کے ۱۸ باب ۱۹-آیت میں لکھا ہے۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لیکے کہے گا نہ سنے گا تو میں اوس کا اس سے حساب لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔"

یہ عبارت زیر خط طور پر ہمیں ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ انتظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔

(اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو بھی قتل ہو وہ جھوٹا ہے بلکہ اسمیں عموم و خصوص مطلق ہے۔ یعنی یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کھاتا ہے مر جاتا ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہر مرنیوالے نے زہر ہی کھائی ہو بلکہ یہ مطلب ہوگا کہ جو کوئی زہر کھائیگا وہ ضرور مریگا اور اگر اس کے سوا بھی کوئی مرے تو ہو سکتا ہے گو اس نے زہر نہ کھائی ہو یہی تمثیل ہے کہ دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا اگر اس کے سوا بھی کوئی ہلاک ہو تو ممکن ہے ہاں یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانیوالا بچ رہے)

⊕ "واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود بہت سا ہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہیں بتلا سکتے (اسلامی ثبوت تو متنازعہ فیہ ہے اسلئے بتلاتے وقت اسکا ذکر صحیح نہیں ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں کہ کسطرح ان دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ و جلال دیکھکر دعوی نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پر جھوٹ باندھے۔ لیکن آخرکار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور

⊕ حاشیہ صفحہ ۱۶ کا کام اصل بلفظہٖ از تفسیر مذکور۔

ہے اگر مرزا مدعی کاذب
ہوتا گر وہ مسیلمہ ثانی
کرتا اسباب قتل تو وہ پیدا
ڈالتا دل میں اپنے بندوں کے

واسطے اس کے یہ نہیں معیار
قتل ہو جاتا اب تلک سو بار
وہ خداوند قادر و جبار
مار ڈالیں وہ اس کو از تلوار

یعصمک جو وعدہ تھا اس سے
زائد از بست سال مرزا نے
کیوں نہ پھر سمجھیں ہم اسے صادق
لو نقول کی کر گیا تصدیق

پورا وہ ہو رہا ہے لیل و نہار
اب تلک خیر سے دیئے ہیں گذار
حامیم اس کا ہے قادر ستار
وہ عرب کا مسیلمہ غدار

اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا حالانکہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھہ ترقی کر چکے تھے مگر تباہ کے

اب سوال یہ ہے کہ

کیا وجہ ہے کہ عبارت مذکورہ سے بانئے اسلام مستثنےٰ رہے حالانکہ بقول اہل کتاب (علیہم ما یستحقونہ) پیغمبر اسلام کاذب تھے ۔ معاذ اللہ ۔ پھر میں پوچھتا ہوں کیا وجہ کہ توریت کی عبارت مذکورہ کے موافق آپکے گلے پر کیوں نہ تلوار پھری ۔ حالانکہ آپ لوگوں کی ہمشیرہ[۱] نے جناب والا کو دعوت میں زہر بھی دیا مگر وہاں بھی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون بالکل سچا معلوم ہوا اور واللہ یعصمک من الناس نے پورا جلوہ دکھایا ۔ انتہی بلفظہ

[۱] خیبر میں ایک یہودیہ عورت نے آنحضرت کی دعوت کرکے زہر ملا دیا آپنے اس کا کھانا چھوڑ دیا اور فرمایا کہ مجھے اس گوشت نے بتلایا ہے کہ اسمیں زہر ہے پھر ان سے پوچھا کہ تمنے یہ کام کیوں کیا ۔ انہوں نے کہا ہم نے اس غرض سے کیا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہم آپ سے چھوٹ جائیں گے اور اگر سچے ہوں گے تو آپ بچ رہیں گے ۔ اس لفظ ہمشیرہ میں اس واقعہ کیطرف اشارہ ہے ۔ اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ جھوٹا نبی زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے ۔ منہ ۔

اسپر ہمارا سوال مولوی ثناء اللہ ہی کے الفاظ میں کیا وجہ ہے کہ اس قانون الٰہی سے بانئ فرقہ احمدیہ مستثنےٰ رہے حالانکہ بقول اہل حدیث وامثالہا (علیہم ما یستحقونہ) بانئے فرقہ احمدیہ کاذب ہے ۔ معاذ اللہ ۔ پھر میں پوچھتا ہوں کیا وجہ کہ اس قانون الٰہی مسلمہ فی تفسیر ثنائی کے موافق آپ کے گلے پر کیوں تلوار نہ پھری ؟ حالانکہ آپ لوگوں نے تکفیر کے فتوے بھی دیئے اور آپ کے بھائی آریوں عیسائیوں نے منصوبے اور مقدمہ قتل کے بھی کئے بغاوت کے الزام بھی آپکے ہم خیالوں نے لگائے تمام انسانی مکر اور حیلے عمل میں لائے مگر پھر بھی وعدہ الٰہی مندرجہ براہین صفحہ ۵۶۰ "فیخوفونک من دونہ ۔ ائمۃ الکفر ۔ لا تخف انک انت الاعلےٰ ۔ ینصرک اللہ فی مواطن" بالکل سچا معلوم ہوا ۔ اور بشارت "انک من المنصورین" ۔ براہین صفحہ ۵۰۴ ۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ۔ صفحہ ۵۱۶ پوری ہو رہی ہے ۔

اور "یعصمک اللہ من عندہ و ان لم یعصمک الناس" براہین صفحہ ۵۱۰ نے پورا جلوہ دکھایا ۔

کیا یہ قاعدہ قانون الٰہی نہیں ؟ کیا یہ منسوخ اور مبدل ہوگیا ؟ کیا کسی احمدی نے اسپر دم کر دیا ؟! کیا قرآن شریف نے اسکی تصدیق نہیں کی ؟ آخر ہوا تو کیا جو اس کے مطابق حضور مسیح موعود مرزا صاحب نہ مارے گئے ۔ پس اگر یہ قانون الٰہی سچ ہے تو آپ کا دعوی بھی بلا کلام حق ہے ورنہ اہل حدیث کو کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ جبتک اس مسلمہ خود دلیل مندرجہ تفسیر ثنائی کی کوئی توجیہہ اس کے سمجھہ میں نہ آئے امام الزمان مسیح دوران خاتم الاولیاء حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے دعوے کو تسلیم کرے ورنہ انکی تکذیب سے توریت کی بھی اور قرآن کی بھی اور اپنے اس قول مندرجہ تفسیر کی بھی اور ایک زبردست قانون الٰہی کی بھی تکذیب لازم آئیگی ۔ اور علاوہ تکذیب کے یہ ایک یہودیانہ اور عیسائیانہ مماثلت بھی ہوگی کہ جیسے وہ باوجود اعتقاد سچائی اس قانون الٰہی کے جو مسلمات فریقین سے ہے آنحضرت صلعم کی تصدیق سے بے نصیب ہیں ایسے ہی تم باوجود تسلیم اس قاعدہ مصدقہ قرآن کے حضرت مسیح موعود کی تصدیق سے بے بہرہ ہو ۔ گویا بالشت بہ بالشت انکی موافقت کرکے پیشگوئی مخبر صادق صلواۃ اللہ علیہم مندرجہ بخاری و مسلم متذکرہ بالا کی تصدیق کر رہے ہو ۔ فافھم وفتدبر ولا تکن من الجاھلین

میرے اظہار حق کو ابو الوفا دیکھہ !!! جواب باصواب اسہار دیکھہ ۔

ذرا تو دیدۂ دل کرکے وا دیکھہ
عدو گفتار حق کو دیکھہ آ دیکھہ

دوسری غلطی آپکے اخباری جواب میں یہ ہے کہ عام مفتریوں کے لئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں ۔ علاوہ اس کے کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خاص مفتریوں کے لئے قاعدہ مقرر ہے ورنہ عام کا لفظ بے ضرورت ہو جائیگا (اسکی تغلیط جملہ مابعد میں خود ہی کر دی ہے کہ عام مفتریوں کے لئے بھی قاعدہ ہے ۔ آپ کی قرآن دانی پر سیاہ داغ اور حدیث خوانی پر الزام عائد ہوتا ہے ۔ افسوس نام خود مفسر قرآن نہادہ یک و نیم تفسیر تالیف کردی مگر ہنوز خواندن قرآن نمیدانی ۔ فاضل صاحب توریت اور انجیل جو ناقص کتابیں ہیں انمیں تو یہ ضروری بلکہ نہایت ضروری قانون الٰہی درج ہو جو صادق اور کاذب کی ۔ مگر خاتم الکتب جسکی تعریف ہی فیہا کتب قیمہ اور لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۔ اور تبیانا لکل شیئ ۔ اسمیں ایسی زبردست ضرورت کی ضرورت جانکر چھوڑ دیجاوے ۔ جسپر آپ جیسے مفسر ربانی منہ بھر کر کہیں کہ قرآن میں عام مفتریوں کے لئے کوئی قاعدہ مقررہ نہیں ہے ۔ بذنبت خاک کمل کتاب کو ناقص قرار دینے والے مفسر یہ کلمہ زبان سے کہتے اور قلم سے لکھتے تجھے کچھ غیرت خدا اور رسول خدا سے نہ آئی ۔ اسی تفسیر نویسی پر نازاں ہوکر ایک پرانا شعر تفسیر کے اوپر لکھتا ہے ۔ ؎

بروز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ
من نیز حاضر مے شوم تفسیر قرآں در بغل

حضرات ایسے قول کا لبول سے پناہ مانگیں اور قایل کے حقمیں یہ شعر پڑھیں ؎

باعث ذلت دو عالم ہے
تیری تحریر اے ثناء اللہ

اور پھر مندرجہ ذیل عمل کرکے جواب سنئیں ؎

شیطان کا وسوسہ ہے یہ لازم ہے اہل دین
لاحول پڑھکے تھوک لیں بائیں طرف تین بار
بہر گوش سعادت سو سنئیں اب میرا سخن
تائید ایزدی سے رقم کرتا ہوں جواب

قرآن مجید میں ایسی کمی ہرگز نہیں کہ کاذبوں مفتریوں کے لئے خواہ عام ہوں خواہ مثل ثناء اللہ خاص کوئی قاعدہ مقررہ نہ ہو اس لئے ہم قرآن شریف سے چار آیات لکھکر ثابت کرتے ہیں کہ عام اور خاص مفتریوں کے لئے کیا قانون الٰہی ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علے الکاذبین ۔ کہدے کہ آؤ ایک آخری فیصلہ ہے سنو ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں اپنے بھائی بند نزدیکی اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلائیں پھر عاجزی سے یہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں خدا خود فیصلہ دنیا میں ہی کر دیگا جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہوگا وہ دنیا میں ہی برباد اور مورد غضب ہوگا ۔" تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۸۹ ۔

کیوں جی قرآن کو ناقص بتانے والے مفسر صاحب !!! یہ عام و خاص مفتریوں کے واسطے عام قانون الٰہی ہوا یا نہیں ۔ سچ کہو ۔ ؎

کیا خوب ہے یہ مصرعہ دلکش اے بیوفا
فاضل بنے ہیں دشمن قرآن نئے نئے

دوم ۔ ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیوۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین ۔" یعنی جن لوگوں نے بچھڑا بنایا تھا انکو ہاں سے غضب اور ذلت کی مار دنیا میں پہونچیگی افترا کرنیوالوں اور جھوٹ باندھنے کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں اسمیں سر مو فرق نہیں ۔" انتہی بلفظہ تفسیر ثنائی جلد سیوم صفحہ ۱۶۵

کہیئے قرآن کو نا مکمل ٹھہرانے والے فاضل !!! یہ خاص و عام مفتریوں کے لئے اٹل قانون الٰہی ہے یا نہیں ۔ جس کا خود تم کو اقرار ہے ؎

مشو نازاں براں انکار پر مکر
نگر بالا چہ ثابت کردی اینجا

سوم یہ ہے "قال لھم موسیٰ ویلکم لا تفتروا علے اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب ۔ وقد خاب من افتری ۔" یعنی موسےٰ نے فرعونیوں سے کہا تمہاری کیوں شامت آئی ہے کہ تم خدا پر افترا کرتے ہو جس سے تمکو کسی عذاب میں نیست و نابود کر دے کیونکہ جس نے افترا کیا وہ برباد ہوا ہے ۔ چونکہ نیم تفسیر ثنائی ختم ہو چکی ہے سورہ نحل تک باقی طبع نہیں ہوئی اس لئے اس کا ترجمہ ہم ثنائی پیش کرنے سے معذور ہیں ۔ اس ترجمہ میں اگر فاضل امرتسری کو کچھ کلام ہوگا تو ہم اس کے سننے کو تیار ہیں ۔

(باقی آئندہ)

[۱] حاشیہ صفحہ ۱۶ کالم ثانی بلفظہ از تفسیر مذکور